اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

- کامیاب ہونے والوں (مومنوں) کی صفات
- اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان کی حقیقت
- معجزہ کیا ہوتا ہے اور نبی کون ہوتا ہے؟
- حنفی خاندان اور حنفی مذہب میں فرق
- تقلید اور اتباع میں فرق

www.KitaboSunnat.com

Dar-ul-Andlus

تقریر
پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
ترتیب وتخریج
ابوسیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

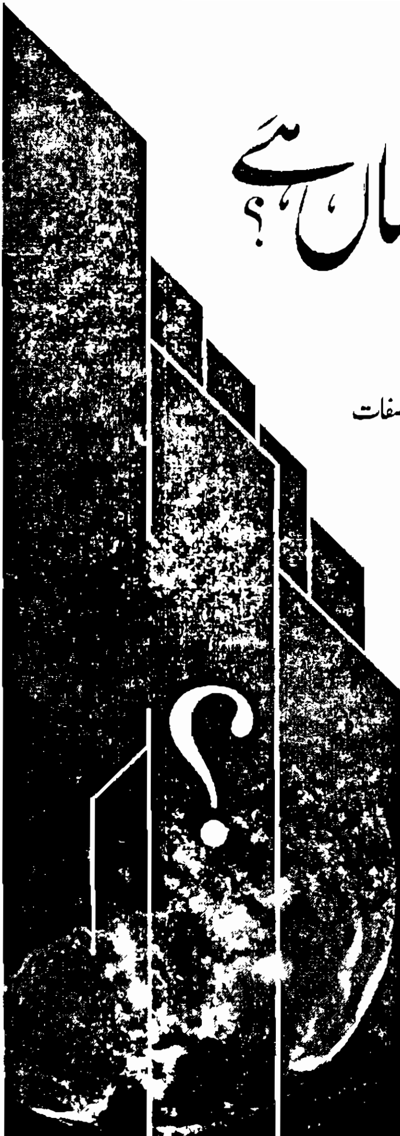

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

- کامیاب ہونے والوں (مومنوں) کی صفات
- اللہ اور رسول پر ایمان کی حقیقت
- معجزہ کیا ہوتا ہے اور نبی کون ہوتا ہے؟
- حنفی خاندان اور حنفی مذہب میں فرق
- تقلید اور اتباع میں فرق

تحریر
پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
ترتیب و تخریج
ابوسیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

تقریر
پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری

ترتیب و تخریج
ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

ملنے کا پتہ
دار الاندلس
۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

خطبہ مسنونہ 9

تقدیم 11

آیئے! اب سائنسی تحقیق پر ایک نظر ڈالتے ہیں 14

ابتدائے نگارش 17

پہلا خطبہ 25

مومنوں کے اوصاف اور زنا کی قباحت 26

کیا ہر مسلمان جنتی ہے؟ 33

شیطان نے اپنی بات پوری کر دکھائی 35

شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک انوکھا انداز 37

پاس اور فیل ہونے کا معیار 38

دنیا دار کافر کے اعمال کی دو مثالیں 40

امتحان میں پاس ہونے کا طریقہ 42

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا اصل مطلب 43
- جدید اور قدیم اسلام 45
- اکثریت کا فیصلہ ضروری نہیں کہ درست ہو 47
- اِسْتِوَآءَ عَلَى الْعَرْشِ کی پہلی دلیل 47
- دوسری دلیل، عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا 53
- غداری کا انجام 55
- تیسری دلیل، معراجِ مصطفیٰ کا واقعہ 60
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا نور؟ 62
- شاہ رگ سے قریب ہونے کا اصل مطلب 63
- کیا اللہ تعالیٰ ہر بندے میں ہے، عقلی تردید 65
- چوتھی دلیل، قرآنِ مجید سورۂ طٰہٰ سے 66
- اللہ تعالیٰ صرف قدرت نہیں بلکہ قدرت والا ہے 67
- اللہ تعالیٰ کا علم اور مخلوق کا علم 70
- معجزہ کیا ہوتا ہے؟ 72
- نبی کون ہوتا ہے؟ 74
- حنفی خاندان اور حنفی مذہب میں فرق 75
- ہماری دعوت کا طرۂ امتیاز 76

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- اختلافات کی جڑ، اپنے اپنے امام کی تقلید 79
- فرقہ واریت کا حل اور ایک مثال سے وضاحت 80

دوسرا خطبہ ایک سوال کا جواب

- سوال: کیا کسی نبی یا رسول کی تقلید کرنا جائز ہے؟ 82

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ

''بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ہم اسی کی تعریف کرتے ،اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے،کوئی اس کا شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

''حمد وصلوٰۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔''

① ((مسلم' الجمعة' باب تخفيف الصلوة و الخطبة' حديث ٨٦٨ و ٨٦٧۔ والنسائي' ٣٢٧٨))

② ((رواه الاربعة واحمد والدارمي و روى البغوي في شرح السنة مشكوة مع تعليقات الالباني' النكاح' باب اعلان النكاح وقال الالباني حديث صحيح۔))

تنبیہات:

- صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں خطبہ کا آغاز ((ان الحمد لله)) سے ہے لہٰذا ((الحمد لله)) کی بجائے ((ان الحمد لله)) کہنا چاہیے۔
- یہاں ((ونؤمن به ونتوكل عليه)) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔
- یہ خطبہ نکاح، جمعہ اور عام وعظ و ارشاد یا درس و تدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اس خطبہ [illegible] پڑھ کر آدمی اپنی حاجت و ضرورت بیان کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

از: محترم امیر حمزہ صاحب

زیر نظر کتاب ''اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟'' محترم حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کا خطبہ جمعہ ہے جسے جماعۃ الدعوۃ کے معروف محقق اعجاز احمد تنویر (حفظہ اللہ) نے مرتب کیا ہے۔ حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری رحمہ اللہ اللہ کے ولی تھے۔ وہ پروفیسر تھے تو اپنی مسجد کے خطیب بھی تھے۔ دینی تعلیم سے شاگردوں کو آراستہ کرتے تھے تو علاقے بھر میں تبلیغ کرنے والے مبلغ بھی تھے۔ گفتگو کا انداز سادہ اور بے ساختہ تھا۔ کتاب وسنت کے دلائل دینے کے بعد ایسی عقلی توجیہات اور سادہ مثالوں سے بات سمجھاتے کہ مخالف کے دل کی گہرائی میں اتر جاتی۔ انھوں نے دین کا دن رات کام فی سبیل اللہ اس انداز سے کیا کہ اپنی تنخواہ بھی دین کے تقاضوں میں صرف کرتے رہے۔ وہ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی زبان پر یہ جملہ تھا ''اللہ...... میرے رب''

جماعۃ الدعوۃ کی اٹھان کا جب آغاز ہوا تو محترم حافظ صاحب اوّلین فکری راہنما تھے۔ پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ ان کے بھانجے اور شاگرد تھے تو پروفیسر ظفر اقبال حفظہ اللہ ان کے محبوب شاگردوں میں سے تھے۔ راقم کے لیے یہ بات باعثِ اعزاز ہے کہ محترم حافظ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب مجھ سے بہت شفقت اور مودّت رکھتے تھے۔ میرے لیے ان کے دل میں یہ محبت کس درجہ تھی اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب ہم ایک ہائی ایس گاڑی میں اکٹھے مانسہرہ میں محترم مسعود الرحمان جانباز صاحب کے ہاں جا رہے تھے۔ وہاں جلسہ تھا۔ محترم حافظ صاحب، پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب، پروفیسر ظفر اقبال صاحب اور راقم اکٹھے ہی جا رہے تھے۔ دوران گفتگو پروفیسر ظفر اقبال صاحب نے میرے ان مضامین پر بحث چھیڑ دی جو میں مجلّہ الدعوہ میں لکھ رہا تھا یہ مضامین درباروں پہ جا کر مشاہداتی انداز کے تھے۔ پروفیسر ظفر اقبال صاحب کی عادت ہے کہ وہ بعض اوقات ایک بات کو صحیح سمجھتے ہوئے بھی علماء کی مجلس میں اس پر اعتراض کر دیتے تھے۔ مقصد ان کا یہ ہوتا ہے کہ حقیقت مزید نکھر جائے۔ الغرض! محترم ظفر اقبال صاحب نے اعتراض کیا تو حافظ صاحب نے انھیں آڑے ہاتھوں لیا اور میرے ان مضامین کے بے حد تعریف کی اور میری ہمت بندھائی۔ اسی طرح مختلف جلسوں میں میری تقریریں اور سالانہ اجتماع میں بطور سٹیج سیکرٹری جب انھوں نے میرا انداز دیکھا تو انھیں ایسا اچھا لگا کہ انھوں نے بہاولپور میں اپنی سالانہ کانفرنس پر مجھے سٹیج سیکرٹری کے طور پر مدعو کیا۔ الغرض یہ ان کی محبت ہی تھی کہ امیر محترم حافظ محمد سعید صاحب کے ساتھ ایک بار وہ کسی خانگی مسئلہ پر ناراض ہو گئے تو حافظ سعید صاحب مجھے خصوصی طور پر بہاولپور اس لیے لے گئے کہ حافظ عبداللہ صاحب کی ناراضگی کو کم کرنے کے لیے آپ کا جانا مفید رہے گا۔..... مجھے یہ ساری باتیں آج اس وقت یاد آئیں جب اعجاز احمد تنویر صاحب (حفظہ اللہ) نے مجھے کہا کہ محترم حافظ صاحب رحمہ اللہ کے چند خطبات کو میں نے صفحۂ قرطاس پہ اتارا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احادیث کی تخریج کی ہے۔ ترتیب لگائی ہے اور بنایا سنوارا ہے..... اس کا مقدمہ آپ لکھ دیں۔

میں نے اس چھوٹی سی کتاب کو ایک ہی نشست میں پڑھ لیا۔ دوران مطالعہ دو مقامات پر محترم تنویر صاحب کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اصلاح فرمالیں (وہ اصلاح کر دی گئی ہے) اس کتاب کا جو عنوان ہے "اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟" اس عنوان پر مفید ترین گفتگو کتاب کے آخری حصے میں ہے۔ یہ حصہ انتہائی اہم ہے کیونکہ اس کا تعلق عقیدے کے ساتھ ہے۔ محترم حافظ صاحب نے اس عقیدے کو اپنے جس مخصوص انداز سے بیان فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہر مسلمان کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔

عام لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ باغ و بہار میں بھی وہ ہے۔ پھولوں میں بھی وہ ہے۔ انسان میں بھی وہ ہے..... پھر صوفیاء حضرات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ وہ لا مکان ہے۔ یعنی ہر جگہ بھی ہے اور اس کی کوئی جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ متضاد عقیدہ کتاب و سنت کے صریحاً خلاف ہے۔ محترم حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ ہے ہی نہیں..... اتفاق کی بات ہے کہ اس موضوع پر صوفیوں کے کلام کو جب میں نے پڑھا تو میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ "اللہ موجود نہیں؟" پھر اسی موضوع پر میں نے کتاب بھی لکھی۔

قارئین کرام! آپ تصور نہیں کر سکتے کہ مجھے اس حسن اتفاق پر کس قدر خوشی ہوئی کہ کتاب وسنت کی روشنی میں ہمارے مرشد محترم حافظ صاحب رحمہ اللہ نے جو بات ارشاد فرمائی وہی ہم جیسے طالب علموں کے قلم سے ادا ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الغرض بنیاد کتاب و سنت ہو تو سوچ اور عمل کا نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے۔ یہ کتاب و سنت کی برکت ہے اور اگر اساس کتاب وسنت نہ ہو تو پھر افتراق ہی افتراق ہے۔ انتشار ہی انتشار ہے۔

اللہ کو محض قدرت اور پاور کہنا۔ اللہ کو ہر جگہ اور ہر شے میں ماننا اور اللہ کو لا مکان کہنا...... یہ وہ فلسفیانہ موشگافیاں ہیں جن کا منبع و مصدر یونان کا فلسفہ ہے۔ ہندوؤں کا فلسفہ بھی یہی ہے، عیسائیوں کے صوفیوں نے اسی فلسفہ کو اختیار کیا...... اور جب مسلمان زوال کا شکار ہوئے تو ان کے صوفیاء بھی اسی فلسفے کے گڑھے میں جا گرے اور پھر عام لوگوں کا بھی یہی عقیدہ بن گیا...... شاعروں اور پھر قوالوں نے ... قوالی کے ذریعہ اس کو خوب رواج دیا...... آج کا دور سائنس کا دور ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے مندرجہ بالا فلسفے اور نظریے کو باطل قرار دے دیا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کتاب و سنت کا جو عقیدہ ہے۔ آج کی سائنسی تحقیق اس کی تصدیق کر رہی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جس نے کائنات بنائی ہے اسی نے وہ عقیدہ عطا فرمایا ہے جو قرآن و حدیث میں محفوظ و مامون ہے۔

آیئے! اب سائنسی تحقیق پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

کائنات ایک دھماکے سے وجود میں آئی۔ اس دھماکے کو (BigBang) کا نام دیا گیا۔ سائنس دان بگ بینگ کے نظریے پر متفق ہو چکے ہیں۔ اس پر امریکہ کا معروف خلائی سائنسدان ہگ روس (Hugh Ross) دھماکے یعنی بگ بینگ پر تفصیلی گفتگو کے بعد نتیجہ یوں نکالتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

It Tells us That God is not the Universe itself, nor is God Contained within the Universe.

بگ بینگ کا نظریہ ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ اللہ...... کائنات نہیں ہے نا ہی اللہ کائنات کے اندر شامل ہے۔

مذکورہ سائنس دان اپنی کتاب ''ڈسکوری آف دی سینچری'' کے صفحہ:۷۶ پر مزید لکھتا ہے کہ اس حقیقت کا ادراک ہمیں اس وجہ سے ہوا ہے کہ کائنات کے وجود کا سبب ضرور کوئی ایسی ہستی ہے جو وقت کی ایسی سمت میں کام کر رہی ہوگی جو کائنات کی زمانی جہت سے بالکل آزاد ہوگی اور کائنات کی زمانی جہت کے وجود میں آنے سے پہلے ہی اپنا وجود رکھتی ہوگی۔

قارئین کرام! اس نظریے کی مزید تصدیق اس وقت ہوگئی جب ''سی ایم بی'' یعنی کازمک مائیکرو ویو بیک گراؤنڈ ریڈی ایشن دریافت ہوگئی...... اس دریافت کے بعد اب سائنس کی جس قدر بھی جدید کتابیں آرہی ہیں، ان میں یہی تھیوری فائنل ہے کیونکہ زمین اور خلائی سائنسی آلات میں تجرباتی طور پر اس کو دریافت کر لیا گیا ہے۔ میں نے یہ کتاب خود پڑھی ہے، اس تحقیق کو سائنس کے معروف عالمی جریدے (Discover) میں بھی پڑھا ہے۔

خلیج ٹائمز کے سنڈے میگزین ۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء میں بھی پڑھا ہے۔ برطانیہ سے شائع ہونے والی جدید ترین سائنسی کتاب (Facts About Space) میں بھی ملاحظہ کیا ہے۔ اب تو سائنس دانوں نے کائنات کی اس ریڈی ایشن کی کلیئر تصویر بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاری کردی ہے...... جی ہاں! یہ تحقیق جو اس وقت مکمل ہو چکی ہے اس نے واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ الگ ہی ایک ہستی ہے۔ وہ کائنات میں شامل نہیں لہٰذا گل میں اللہ... گلستان میں اللہ..... انسان میں اللہ..... یا لا مکان اللہ...... یہ سب غیر سائنسی اور غیر عقلی باتیں ہیں۔ بے بنیاد اور بے دلیل ہیں۔ دلیل وہی ہے جو قرآن نے بیان فرمائی ہے اللہ عرش پر جلوہ افروز ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قارئین کرام! حافظ صاحب رحمہ اللہ کے خطبات میں شرعی دلائل و براہین ہیں کہ جنھیں انھوں نے خوب احسن انداز سے بیان فرمایا ہے۔ وہ اس کتاب میں ملاحظہ کریں اور اپنا عقیدہ ٹھیک کریں۔ محترم ابوسیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ نے میری کتاب باران توحید کی تخریج کی۔ مفید اضافے کیے۔ الجھاد الاسلامی جسے محترم مفتی عبد الرحمان رحمانی حفظہ اللہ نے لکھا۔ اسے انھوں نے انتہائی محنت شاقہ کے ساتھ بنایا سنوارا۔ اور کتنی ہی کتابوں پر کام کیا۔ اب وہ مذکورہ کتاب لائے ہیں۔ اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ محترم حافظ صاحب رحمہ اللہ کے درجات میں اضافہ فرمائے اور عقیدے پر مذکورہ کتاب کو قبولیت عامہ سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

امیر حمزہ

چیف ایڈیٹر ہفت روزہ غزوہ

جماعۃ الدعوۃ، القادسیہ لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے نگارش

وہ اللہ رب العزت، ذوالجلال والاکرام جو ہمارا خالق و مالک ہے، ہمارا پروردگار اور رازق ہے۔ جو ہماری جملہ ضروریات پوری کرتا ہے اور ہماری ہر قسم کی عبادت کا حق دار ہے۔ وہ بندے سے الگ اور جدا ہستی ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم پہچانیں وہ کہاں ہے؟ تاکہ ہم اپنی دعاؤں میں اور اپنی نمازوں کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے یہ بھی نہ پہچان سکے کہ وہ کہاں ہے؟ وہ ایسا ضائع و برباد ہوا کہ نہ اپنے معبود کی طرف متوجہ ہوسکا اور نہ ہی حق عبادت ادا کرسکا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بلند و بالا ہے۔ بلند و برتر ہونا اور ساری کائنات سے اوپر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔ قرآن مجید کی بہت زیادہ آیات اور رسول اکرم ﷺ کی بہت زیادہ صحیح احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سننا، اللہ تعالیٰ کا دیکھنا، اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا، اللہ تعالیٰ کا پہلے آسمان پر نزول فرمانا وغیرہ ان تمام صفات کے بارے سلف صالحین اور فرقہ ناجیہ اہل السنۃ واہل الحدیث کا یہی عقیدہ ہے کہ یہ تمام صفات برحق ہیں۔ ان تمام صفات باری تعالیٰ پر ہمارا پورا پورا ایمان وایقان ہے۔ جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہیں یا جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث میں بیان فرمائی ہیں۔ ہم بغیر کسی تاویل کے، بغیر کسی تشبیہ کے، بغیر کسی تعطیل کے اور بغیر کسی تکییف (کیفیت بیان کرنے) کے ان پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مبارک ہیں، اللہ تعالیٰ کی پنڈلی مبارک ہے، اللہ تعالیٰ کا قدم مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی کرسی مبارک ہے، اللہ تعالیٰ کا عرش مبارک ہے۔ مگر یہ چیزیں کیسی ہیں؟ ہمیں ان کی کیفیت اور نوعیت معلوم نہیں۔ اس بارے ہم مختصراً یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ویسی ہی ہیں جیسی اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں سے ایک صفت مخلوق سے بلند ہونا اور عرش پر مستوی ہونا بھی ہے۔ وہ کیسے مستوی ہے؟ اس بارے میں فقیہ مدینہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ [طٰهٰ = ۲۰ : ۵]

"(وہ) رحمٰن عرش پر مستوی ہے ﷻ"

امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ رحمٰن عرش پر کیسے مستوی ہے؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"اِسْتَوَاءُهٗ مَعْلُوْمٌ وَ كَيْفِيَّتُهٗ مَجْهُوْلٌ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ"

"(اے سوال کرنے والے!) اللہ تعالیٰ کا عرش پر بلند ہونا تو معلوم ہے لیکن اس کی کیفیت کا ہمیں علم نہیں۔ البتہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارے سوال کرنا بدعت ہے۔''

لہٰذا جو اللہ تعالیٰ کی إِسْتِوَاء عَلَى الْعَرْشِ یا إِسْتِوَاء إِلَى السَّمَآءِ کی صفت کا منکر ہے وہ ان تمام آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا منکر ہے جو اس صفتِ باری تعالی پر دلالت کرتی ہیں۔ تمام سلف صالحین یعنی صحابہ کرام، ائمہ عظام، محدثین ومفسرین، فقہاء و مجتہدین کا یہی عقیدہ ونظریہ تھا۔

مگر...... بعض متأخرین نے یونان کے فلسفہ سے، ہندوانہ عقائد سے اور ہندوستان کے صوفی ازم سے متأثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے بارے یہ عقائد اختیار کر لیے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہے...... اللہ ہر ایک میں ہے...... اللہ لا مکان ہے...... اللہ لا موجود ہے...... اللہ ایک قدرت اور پاور ہے..... وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے معاشرے میں چونکہ قوّالیوں کو بہت زیادہ متبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی صبح کا آغاز بھی تلاوت قرآن مجید کے بجائے قوالی سے کرتے ہیں۔ قوالی میں ساتھ ساتھ اللہ ورسول کا نام لیا جار ہا ہوتا اور ساتھ ساتھ موسیقی اور میوزک چل رہا ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ فاسدہ و باطلہ ہمارے عوام الناس میں قوالیوں کے ذریعے بہت زیادہ عام ہوا ہے۔ چنانچہ بطور دلیل اور بطور نمونہ کے ایک قوالی کے صرف تین بند پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ قوالی نصرت فتح علی خاں کی ہے:

1 ادھر بھی تو ، ادھر بھی تو
یہاں بھی تو ، وہاں بھی تو
مندر میں تو ، مسجد میں تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کعبے میں تو ، بت کدے میں تو
معبد میں تو ، مکتب میں تو
ہر جگہ تو ہی تو

....

۲ کوچہ بہ کوچہ ، کو بہ کو
دریا بہ دریا ، جو بہ جو
صحرا بہ صحرا ، سو بہ سو
ہر دم یہی تھی جستجو
ہو جا کبھی تو رو برو
کر لوں ذرا سی گفتگو
لیکن پڑی خود پر نظر
تو دیکھا خود میں ہے جلوہ گر
سن بھئی سادھو کہے کبیرا
ارے! یار بغل میں ، شہر ڈھنڈورا

....

۳ تو مندر میں ہے ، مسجد میں
کعبے میں ہے ، کلیسا میں
لیلیٰ کی اداؤں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجنوں کی وفاؤں میں
فرہاد کی چاہت میں
شیریں کی محبت میں
جمشید کے پیالے میں
قرآن کے پاروں میں
دریا کی روانی میں
چلتے ہوئے پانی میں
اس دنیائے فانی میں
کربل کی کہانی میں
اے اللہ! ہر جگہ تو ہی تو ہے

اس باطل عقیدے کا نام صوفیاء نے وحدۃ الوجود رکھا ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خالق اور مخلوق دو الگ الگ ہستیاں نہیں ہیں بلکہ دونوں ایک ہی وجود ہیں۔ بندہ اللہ ہے اور اللہ بندہ ہے۔ اللہ میں بندہ ہے اور بندے میں اللہ ہے۔ ایسا گندہ، خبیث، مشرکانہ اور ملحدانہ عقیدہ بھلا قرآن وسنت کو ماننے والے کسی مسلم اور مومن کا ہوسکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ محترم حافظ عبد اللہ بہاولپوری رحمہ اللہ نے بڑا زور دے کر اور مثالوں کے ساتھ واضح کرکے یہ عقیدہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ اللہ ہر جگہ نہیں ہے، نہ ہی اللہ ہر ایک میں ہے اور نہ ہی اللہ لامکان ہے۔ وغیرہ

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درج ذیل سات مقامات پر إِسْتِوَاء عَلَى الْعَرْشِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ اور دو مقام پر اپنے بارے میں إِسْتِوَاء إِلَى السَّمَآءِ کے الفاظ استعمال کیے ہیں:

① ﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ﴾ [الاعراف=۷:۵۴]

"بے شک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے۔ پھر عرش پر وہ مستوی ہوگیا۔"

② ﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ﴾ [یونس=۱۰:۳]

"بلاشبہ تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کردیا ہے، پھر عرش پر بلند ہوگیا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔"

③ ﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ﴾ [الرّعد=۱۳:۲]

"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جنھیں تم دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر بلند ہوا اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔"

④ ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ [طٰہٰ=۲۰:۵]

"بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔"

⑤ ﴿ اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴾

[الفرقان=۲۵:۵۹]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دنوں میں ہی پیدا کر دیا ہے۔ پھر عرش پر بلند ہوا وہ رحمٰن ہے۔ آپ اس کے بارے میں کسی خبر رکھنے والے سے پوچھ لیں ۔''

۶ ﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ﴾

[السجدة=٣٢:٤]

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا۔ پھر عرش پر بلند ہوا۔ تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔''

۷ ﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ﴾ [الحديد=٥٧:٤]

''وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر بلند ہوا وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور زمین سے نکلتی ہے اور جو آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔''

۸ ﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ﴾ [البقرة=٢:٢٩]

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑨ ﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ ﴾ [حٰمٓ السجدة=۴۱:۱۱]

''پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھواں تھا۔''

ان کے علاوہ دیگر بہت زیادہ آیات و احادیث میں اللہ تعالیٰ کے عرش پر بلند ہونے۔عرش پر مستوی ہونے کا عقیدہ واضح کیا گیا ہے۔ان بے شمار آیات و احادیث کے باوجود اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ ہر جگہ اور ہر ایک میں ہے۔تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا صرف عقیدہ ہی خراب نہیں بلکہ اس کا دماغ بھی خراب ہے۔

بندۂ ناچیز نے محترم حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کے خطبہ جمعہ کو لفظوں کی شکل دی، اس کی احادیث کی تخریج کی،عنوان بندی کی۔اللہ تعالیٰ اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔والدین اور اساتذہ کے لیے بھی باعث اجر وثواب بنائے۔

خاص طور پر جماعۃ الدعوۃ کے معروف صحافی محترم امیر حمزہ صاحب (حفظہ اللہ) کا میں بے حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس پر بڑا معلوماتی اور پر مغز مقدمہ قلمبند کیا۔محترم حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کی شخصیت پر کچھ روشنی ڈالی۔اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

العبد الفقير إلى رحمة ربه القدير

ابوسیاف اعجاز احمد تنویر (عفی اللہ عن سیئاتہ)

۲۶ محرم الحرام ۱۴۲۸ (۱۵ فروری ۲۰۰۷ء)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا...... اَمَّا بَعْدُ!

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰالِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۚ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ۝ ﴾

[المؤمنون=۲۳: ۱-۱۱]

”یقیناً ایمان والوں نے کامیابی حاصل کر لی ○ جو اپنی نمازوں میں عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہیں ○ جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں ○ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں ○ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوائے اپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے، یقیناً ایسے لوگ ہرگز ملامت زدہ نہیں ہیں○ اس کے سوا جو (شہوت پوری کرنے کا) اور ذریعہ ڈھونڈیں وہی حد سے آگے بڑھنے والے ہیں○ اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرتے ہیں○ اور جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں○ یہی وارث بننے والے ہیں○ جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے○''

مومنوں کے اوصاف اور زنا کی قباحت:

مذکورہ بالا آیات میں اللہ رب العزت نے کامیاب ہونے والوں کا تذکرہ فرمایا ہے کہ دنیا سے کون لوگ کامیاب ہو کر جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں، ہم انتظار کرتے رہے جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے منہ مبارک کے قریب سے ایسی آواز آتی تھی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں: ہم وہ آواز سنتے رہے کافی دیر تک آپ ﷺ پر وہ کیفیت طاری رہی۔ اس کے بعد آپ ٹھیک ٹھاک ہو گئے۔ اس دنیا سے تعلق قائم ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ رب العزت نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے اور دس آیات اتاری ہیں۔ جو شخص ان دس آیات پر عمل کرے گا اس کی نجات یقینی ہے وہ لازماً جنت میں داخل ہو جائے گا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے سورۃ المومنون کی ابتدائی دس آیات تلاوت فرمائیں۔ [1] جو

---

[1] اس روایت کے الفاظ یوں ہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ ⬅

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ یہ اٹھارواں پارہ ہے اور پہلی پہلی آیات ہیں،

= النَّحلِ ۔ فَأُنزِلَ عَلَيهِ يَومًا مَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَ لَا تَنْقُصنَا ، وَ أَكْرِمْنَا وَ لَا تُهِنَّا، وَ أَعْطِنَا وَ لَا تَحْرِمْنَا، وَ آثِرْنَا وَ لَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا ، وَ أَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا))

ثُمَّ قَالَ(ﷺ) : أُنزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشَرَ آيَاتٍ“

”رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے نزدیک شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ جب نزول وحی کی حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلہ رخ ہوکر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا فرمائی: ”یا اللہ! ہمیں کثرت کے ساتھ (خیر و برکت) عطا فرما اور اس میں کمی نہ کر، ہمیں عزت عطا فرما اور ہمیں ذلت سے دوچار نہ کیجیے، ہمیں اپنی جناب سے نوازیے اور ہمیں محروم نہ کیجیے۔ ہر بھلائی میں ہمیں لوگوں پر ترجیح دیجیے، لوگوں کو ہم پر ترجیح نہ دیجیے، ہمیں راضی کیجیے، اور خود بھی ہم سے راضی ہو جائیے۔“

بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل کی گئی ہیں جو شخص ان پر (عملی طور پر) قائم رہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ .... وَ هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ ﴾ تک تلاوت فرمائیں۔“

(سنن التِرمذی= کتاب تفسیر القرآن: باب وَ مِن سورۃ المومنین : ٣١٧٣۔ مسند احمد: ١/٣٤۔ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ دیکھیئے ضعیف سنن الترمذی للألبانی حدیث نمبر: ٦٢٠۔ المشکوٰۃ بتحقیق الثانی، حدیث نمبر: ٢٤٩٤۔ ضعیف الجامع الصغیر ١٢٠٨، ١٣٤٣)(ابو سیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون=۲۳:۱]

''تحقیق کامیاب ہو گئے ایمان والےo''

پھر فرمایا کہ مومنوں کے اوصاف (Qualities) کیا ہیں؟ مومنوں کا پہلا وصف یہ ہے کہ:

﴿ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون=۲۳:۲]

''جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیںo''

یعنی جو اپنی نماز میں عاجزی پیدا کرتے ہیں۔ اللہ کے سامنے گڑگڑا کر اور دل کو بہت ہی نرم کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا دوسرا وصف یہ بیان کیا کہ:

﴿ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون=۲۳:۳]

''اور جو لغو بات سے منہ موڑ لیتے ہیںo''

یعنی وہ بے ہودہ باتوں اور بیکار کاموں سے پرہیز کرتے ہیں ان سے منہ موڑتے ہیں۔ زندگی بھر ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کوئی بیکار، لایعنی، لاحاصل اور فضول کام نہ کریں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنوں کا تیسرا وصف یہ ہوتا ہے کہ:

﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون =۲۳:۴]

''اور وہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیںo''

یعنی وہ کمائی کرتے ہیں تو ان کے دل میں یہ جذبہ ہوتا ہے کہ میں زکوٰۃ ادا کروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تا کہ اللہ تعالیٰ میرے مال میں برکت ڈالے۔ جب میرے پاس مال آئے گا، میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گا، اللہ کے راستہ میں پیسہ خرچ کروں گا تو میرا مال پاک صاف بھی ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ اس میں برکت بھی آئے گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا چوتھا وصف یہ بیان کیا ہے کہ:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذَالِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون=٢٣: ٥-٧]

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیںo بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے۔ یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں oاس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیںo''

یعنی وہ اپنی عصمت و ناموس اور شرمگاہ کی حفاظت کرتے ہیں زنا سے، زنا کی مبادیات (Beginning Actions) سے اور اس کے لوازمات (Necessaries) سے وہ پرہیز کرتے ہیں۔ جہاں اللہ کی طرف سے اجازت نہیں ہے وہاں وہ پرہیز والی زندگی گزارتے ہیں۔

چونکہ زنا اور بدکاری انسان کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ زنا کا سلسلہ اس قسم کا ہے کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ سے بہت دور چلا جاتا ہے۔ خصوصاً جب آدمی یہ کام کرتا ہے تو اس وقت اس کو اللہ تعالیٰ بالکل یاد نہیں ہوتا اور وہ بے خوف اور نڈر ہو کر یہ فعل کرتا ہے گویا اللہ کی طرف سے اس کا دروازہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان ایک طرح سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس زنا اور بدکاری سے پرہیز بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے دیگر کئی مقامات پر بھی زنا سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴾

[بنی اسرائیل=۱۷:۳۲]

''خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی والا کام ہے اور بہت ہی بری راہ ہےo''

اس لیے جو آدمی زنا کرتا ہے وہ یہ سوچ لے کہ میں اپنے خاندان میں ایک بری راہ کھول رہا ہوں۔ اگر میں زنا کروں گا تو میری لڑکی بھی زنا کروائے گی، میرا بیٹا بھی زنا کرے گا۔ میرے خاندان میں کوئی نہ کوئی زنا کرے گا۔ جس سے میری نسل خراب ہو گی اور اس کا میرے خاندان پر بہت برا اثر پڑے گا۔

نبیوں کی بیویاں کافرہ تو ہوئی ہیں۔ مثلاً نوح علیہ السلام کی بیوی کافرہ تھی۔ لوط علیہ السلام کی بیوی کافرہ تھی لیکن نبی کی بیوی زانیہ کبھی نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ جس گھر میں زنا آ جائے وہاں کی عصمت اور ناموس بالکل اٹھ جاتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس آدمی کو جنت میں جانا ہے وہ زنا اور بدکاری سے بہت پرہیز کرتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی پانچویں اور چھٹی صفت یہ بیان فرمائی ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون=۲۳:۸]

''اور جو اپنی امانتوں اور وعدے کی پاسداری کرتے ہیںo''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ اگر کوئی ان کے پاس امانت رکھ دے وہ اس میں خیانت نہیں کرتے۔ اگر وہ کسی سے وعدہ کرتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں۔ امانت میں خیانت کرنا اور وعدہ پورا نہ کرنا نفاق کی علامتوں میں سے دو علامتیں ہیں۔ ﴿۲﴾

مومنوں کے اوصاف کے آخر میں وہی پہلے والا وصف پھر دہرایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون= ۲۳:۹]

''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں○''

﴿۲﴾ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ))

''جس آدمی میں منافقت کی چار علامات پائی جائیں وہ تو پکا اور خالص منافق ہے اور جس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی تو اس میں گویا نفاق کی ایک خصلت تو ہوگی یہاں تک وہ اس کو ترک کردے۔ وہ چار علاماتِ نفاق یہ ہیں: (۱) جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔''

(صحيحُ البخاری = كتابُ الإيمان : باب عَلامةِ المُنافِق : ٣٤۔ صحيح مسلم= كتابُ الإيمان: باب بَيَانِ خِصَالِ المنافق :٥٩)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے! مومنوں کی صفات کا آغاز بھی نماز سے اور اختتام بھی نماز سے ہو رہا ہے۔ اس سے اندازہ لگا لیجیے کہ نماز کی کس قدر زیادہ اہمیت ہے۔

مومنوں کی صفات ذکر فرمانے کے بعد نتیجہ کے طور پر ارشاد فرمایا:

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون= ۲۳ : ۱۰، ۱۱]

''یہی لوگ وارث ہیں o جو جنت الفردوس کے وارث ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے o''

یعنی جنت کے وارث یہ لوگ ہیں، جن کے اندر مذکورہ بالا صفات پائی جاتی ہیں۔ یہ وارث بھی اس جنت کے ہوں گے جس کو جنت الفردوس کہا جاتا ہے۔ جنت الفردوس سب سے بلند و بالا جنت ہے سب سے ٹاپ (Top) والی جنت ہے ③ اس عالی

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ مَا بَيْنَ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۔ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهٗ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ أَعْلَى الْجَنَّةِ ...... أُرَاهُ ...... فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ))

''جنت میں ایک سو (۱۰۰) درجات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔ سو جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ فردوس سب سے اعلیٰ اور بہترین جنت ہے۔ اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کے تمام دریا بہتے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شان جنت کے یہ وارث ہوں گے۔

کیا ہر مسلمان جنتی ہے؟

میرے بھائیو! جنت میں جانے کو ویسے دل تو ہر ایک کا چاہتا ہے۔کون نہیں چاہتا کہ مجھے عیش کی زندگی ملے، مجھے کوئی غم اور فکر نہ ہو۔ میری زندگی بڑے سکون اور آرام سے گزرے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس کے لیے محنت تو لازماً کرنی پڑتی ہے۔ محنت اور تیاری کے بغیر انسان کی کامیابی بہت مشکل ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ جس آدمی کو یہ منظور ہو اور جو یہ چاہتا ہو کہ میں جنت میں چلا جاؤں پھر اس کو دنیا کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا چاہیے اور اپنی آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ رہیں بھی دنیا دار، دنیا کمائیں، دنیا کی زندگی ہمارا مقصودِ اوّلین (First Aim) ہو، آخرت کا ہمیں بالکل خیال نہ ہو، لیکن جنت میں چلے جائیں۔ ہمارے ذہنوں میں بہت ہی دبی ہوئی سی یہ بات ہے کہ جنت میں بہرکیف ہم چلے ہی جائیں گے۔

کل ایک جگہ کسی دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں ایک افسر بات کرنے لگا کہ انسان کو جنت میں جانے کے لیے نیک عمل کرنے چاہیے۔ وہاں ایک اور صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی غالبًا کسی جگہ افسر تھے، وہ کہنے لگے: جی! مسلمان تو سارے ہی جنت

= (صحيح البخاري= كتاب الجهاد: باب درجات المُجَاهِدِين في سبيل الله: ٢٧٩٠۔ صحيح مسلم = كتابُ الإمَارَةِ : باب بيان ما أعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتُ : ١٨٨٤)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں چلے جائیں گے۔ یعنی ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ تم کچھ بھی کرلو۔ بہرکیف جانا جنت میں ہے کیونکہ ہم مسلمان جو ہوئے۔

میرے بھائیو! یہی نظریہ یہودیوں کا ہے۔ یہودیوں کی تب بربادی ہوئی جب ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ جنت ہے ہی ہمارے لیے۔ جنت میں جانا ہی ہم نے ہے۔ کوئی وجہ ہی نہیں کہ ہم جنت میں نہ جائیں۔ ﴿۴﴾

﴿۴﴾ یہودی اور عیسائی اس خوش فہمی میں بہت زیادہ مبتلا ہو چکے تھے کہ جنت تو ہے ہی صرف ہمارے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خوش فہمی کو قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

﴿ وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة=۲:۱۱۱]

''اور انھوں نے کہا: جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔ یہ فقط ان کی آرزوئیں ہی آرزوئیں ہیں۔ ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو ۝''

اسی طرح ایک اور خوش فہمی بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر بالفرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہنم میں پھینکا بھی تو چند دن کے لیے ڈالے گا۔ پھر فوراً نکال لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [البقرة=۲:۸۰]

''اور انھوں (یہود و نصاریٰ) نے کہا: ہم تو صرف چند روز جہنم میں رہیں گے۔ اے نبی ﷺ! ان سے پوچھیے: کیا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی پروانہ موجود ہے؟ اگر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا ۝ (تمھارے پاس ہرگز ایسا کوئی پروانہ نہیں ہے) بلکہ تم تو اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو جنھیں تم نہیں جانتے ۝''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کا تصور بالکل جاہلانہ تصور ہے۔ یہ تصور ان لوگوں کا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں ڈالنا ہے۔ جن کو شیطان نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جنت میں ضرور جائیں گے۔ دوزخ میں ہمارے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

شیطان نے اپنی بات پوری کر دکھائی:

اللہ تعالیٰ کے پاس ہلاک کرنے کے بہت زیادہ طریقے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو اس قدر بے فکر کر دیتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہی نہیں کہ اس کا دوسرا بھی کوئی رخ ہو سکتا ہے۔ وہ اسی خوش فہمی میں ہوتا ہے کہ میں درست سمت رواں دواں ہوں۔ لیکن...... یکا یک (Immediately) حالات بالکل بدل جاتے ہیں اور بات الٹ ہو جاتی ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو کا معاملہ سامنے رکھ کر دیکھ لیجیے! اگر اس کو پہلے ہی یہ خیال آ جاتا کہ یہ لوگ مجھے پھانسی دے دیں گے اور مجھے نہیں چھوڑیں گے تو وہ بھاگ جاتا۔ لیکن اس کے دل میں اللہ نے یہ بات ڈالے رکھی کہ نہیں بھلا تجھے پھانسی دینے والا کون؟ تجھے کوئی پھانسی نہیں دے سکتا۔ پس وہ اکڑا رہا۔ نتیجہ کیا نکلا؟ بالآخر اس کو اس وقت ہی صحیح طور پر معلوم ہوا کہ جب جیل والے اسے کہنے لگے کہ چلیے! (پھانسی گھاٹ کی طرف) تشریف لے چلیے۔

= یہی خوش فہمی بدقسمتی سے آج امت محمدیہ میں بھی بکثرت پائی جانے لگی ہے۔ عقیدہ و عمل میں زیرو مگر خواب جنت الفردوس کے۔ (ابو سیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ہم بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ضرور جنت میں جائیں گے، یہاں تک کہ موت آ دبوچے گی۔ پھر اس وقت آدمی کو پتہ چلے گا کہ اوہو! میں نے تو ابھی یہ بھی کرنا ہے، یہ بھی کرنا ہے۔ شیطان نے لوگوں کو اس انداز سے بھی گمراہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[سبا=٣٤: ٢٠]

”اور شیطان نے ان (انسانوں) کے بارے اپنا گمان سچا کر دکھایا، یہ لوگ سب کے سب اس کے پیروکار بن گئے۔ سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے O“

یعنی شیطان نے جو کہا تھا اس نے سچ کر دکھایا۔ شیطان نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا تھا:

﴿قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ [ص=٣٨: ٧٧، ٧٨]

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا، تو ہمارے ہاں مردود ٹھہرا O اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری طرف سے لعنت و پھٹکار ہے O“

اس وقت اللہ سے اس ملعون شیطان نے کہا تھا:

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾

[صٓ=٣٨: ٨٢، ٨٣]

”شیطان کہنے لگا: پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب (انسانوں کو) یقیناً بہکا دوں گا O سوائے ان چند مخلص لوگوں کے جو چیدہ چیدہ ہیں O“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیطان نے بڑے ہے دعوے سے کہا تھا کہ اللہ! تیرے چند مخلص بندے بچ جائیں تو بچ جائیں ورنہ میں سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو شیطان مردود نے کہا تھا۔اس نے اپنی اس بات کو پورا کردکھایا۔ ساری دنیا ہی شیطان کے پیچھے لگ گئی مگر چند آدمی یعنی مومنوں کی معمولی سی تعداد اس کے پیچھے نہیں لگی۔

شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک انوکھا انداز:

شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک انوکھا انداز یہ ہے کہ وہ آدمی کو آخرت سے غافل کردیتا ہے۔ انسان کو اپنے محاسبے (Reckoning)، احتساب اور فکر حساب و کتاب سے غافل کردینا، یہ اس کا طریقۂ واردات ہے۔ انسان اپنی زندگی کا جائزہ ہی نہیں لیتا کہ میری زندگی کیسی گزر رہی ہے۔ انسان کو فکر آخرت سے غافل کر دینا اور اس کو اس خوش فہمی میں مبتلا کر دینا کہ تو کلمہ گو مسلمان ہے۔ دوزخ میں تیرے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوزخ میں تو ابو جہل جائے گا۔ اندرا گاندھی جائے گی، پنڈت نہرو جائے گا یا پھر مہاتما گاندھی جائے گا۔ بھلا میں مسلمان ہوں، میرے دوزخ میں جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں جا بجا اہل جہنم کی صفات کا تذکرہ آتا ہے کہ اس قسم کی حرکتیں کرنے والے دوزخی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا نقشہ کھینچا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جب معراج کو گیا تو میں نے دوزخ میں یہ دیکھا، میں نے دوزخ میں وہ دیکھا۔ زانی وہاں جل رہے تھے۔ سود خور وہاں عذاب سے دوچار تھے۔ چوری کرنے والے کو یہ سزا مل رہی تھی۔ ڈاکہ مارنے والوں کو یہ عذاب ہو رہا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے بڑی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تفصیل سے اہل دوزخ کے گناہ اور ان کی سزائیں بیان فرمائیں۔ ﴿۵﴾

آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم سود بھی کھاتے ہیں۔ ہم رشوتیں بھی لیتے ہیں۔ ہم زنا بھی کرتے ہیں۔ ہم چوریاں بھی کرتے ہیں۔ ہم شرک بھی کرتے ہیں۔ ہم بدعت بھی کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کا لیبل بھی لگا رکھا ہے۔ اسلام کا لیبل لگا کر ہم سارے شیطانی کام کرتے رہتے ہیں۔ شیطان ہمیں تھپکی دیتا رہتا ہے کہ تو بالکل بے فکر ہو جا، تو بالکل بے پرواہ ہو جا، الغرض اسی مغالطے اور خوش فہمی میں ہی ہم سب کے سب زندگی گزار رہے ہیں۔

پاس اور فیل ہونے کا معیار:

اس حقیقت کو خوب سمجھ لیں کہ بغیر محنت کے کامیابی ہرگز نہیں ہے۔ دھوکے اور فراڈ سے اگر کوئی کامیابی حاصل کر لے تو یہ اور بات ہے۔ جیسا کہ آج کل کے سٹوڈنٹس (Students) امتحانات میں کرتے ہیں۔ امتحان تو دراصل محنت سے ہی پاس ہوتا ہے لیکن آجکل لڑکے کھیلے سے بھی پاس ہو جاتے ہیں۔ امتحان گاہ میں گئے۔

﴿۵﴾ رسول اللہ ﷺ کو دو قسم کا معراج ہوا تھا۔ ایک تو جسمانی اور روحانی دونوں طرح کا تھا اور یہ حالت بیداری میں ہوا تھا جس کا تذکرہ سورۃ الاسراء کے ابتداء میں، سورۃ النجم میں اور کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ جب کہ دوسرا معراج آپ کو حالت نیند میں کروایا گیا تھا۔ اس خواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے چند گناہوں اور ان کی سزاؤں کو بیان فرمایا۔ اس حدیث کو بیان کرنے والے سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(صحیح البخاری - کتاب الجنائز: باب : ۱۳۸۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگزیمنرز (Examiner) کے پاس چلے گئے، ان سے ملے، نقلیں کیں اور امتحان میں سے پاس ہو گئے۔ اگر دھوکہ اور فراڈ والا یہ تصور آپ قائم کر لیں تو یاد رکھیں کہ اللہ کے ہاں ایسا بودا اور بوسیدہ نظام نہیں ہے کہ جس میں دھوکہ اور فراڈ چل سکے، بہت بڑی حماقت میں ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ جیسی ٹھگی ہم یہاں مار لیتے ہیں ویسی ہی ٹھگی آخرت میں بھی مار لیں گے۔ اس لیے ہم جنت میں ضرور چلے جائیں گے۔

لیکن .... اگر آپ یہ سوچیں کہ نہیں وہاں ہمارے یہ گھپلے اور ٹھگیاں نہیں چل سکیں گیں۔ وہاں تو عدل و انصاف ہو گا تو پھر آپ یہ بات سمجھ لیں کہ بغیر محنت کے امتحان کبھی پاس نہیں ہو گا۔ آدمی سوچ لے کہ زندگی میں مجھ سے نیکیاں زیادہ ہو رہی ہیں یا گناہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ میری زندگی کا رخ کدھر کو ہے؟ اس سے بھی آدمی کو ایک موٹا سا اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ میری زندگی کس قسم کی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ پاس ہونے کا یا فیل ہونے کا اصل معیار تو یہ ہے کہ آدمی یہ دیکھ لے کہ میرا دنیا کی طرف خیال زیادہ ہے یا آخرت کی طرف زیادہ ہے؟ اگر کسی کا خیال دنیا کی طرف زیادہ ہو تو سمجھ لو کہ وہ فیل ہے۔ اگر کسی کا خیال آخرت کی طرف زیادہ ہو تو سمجھ لو کہ وہ ان شاء اللہ العزیز پاس ہے۔ اگر ہم اس سادہ سے معیار کو سامنے رکھیں اور اس کے تحت اپنے آپ کو جانچنے کی کوشش کریں تو میرا خیال ہے کہ ہم کبھی بھی اس طرح کے خوش فہم دھوکوں میں نہ رہیں۔ ہم اپنے آپ کو خوب پہچان لیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟ ہمارا رخ کونسا ہے؟ اس طرح ہم اپنا بچاؤ بھی کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو صحیح اور درست رخ پر بھی ڈال سکتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا دار کافر کے اعمال کی دو مثالیں:

اگر ہم اس معیار کو اپنے سامنے نہ رکھیں۔ اندھا دھند زندگی گزارتے چلے جائیں اور خوش فہمیوں میں ہی رہیں۔ اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا بیان فرمایا ہے۔ دنیا دار انسان کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی نیکی بھی کر لیتا ہے، اور گناہ بھی کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ زندگی گزارتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مثال قرآن مجید میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ جیسے کوئی آدمی چلا جا رہا ہو، اسے پیاس لگی ہوئی ہو، دور سے اسے چمکتی ریت نظر آئے اور وہ اسے پانی سمجھ لے۔ اس کو پانی سمجھتا ہوا اپنی پیاس بجھانے کے لیے وہاں جائے اور گرمی کا موسم ہو، ریگستان کا علاقہ ہو، جب وہ پیاسا وہاں پہنچے تو دیکھے کہ وہاں تو ریت ہی ریت ہے۔ پانی کا تو نام و نشان بھی نہیں ہے اب پیاس بھی لگی ہوئی ہے۔ جس کو پانی سمجھتا تھا وہ ریت نکلتی ہے ۔ وہاں اس پیاسے کا دم خشک ہونے لگ جاتا ہے۔ پیاس اتنی ہے کہ اس کو موت بالکل قریب نظر آتی ہے وہاں اللہ رب العزت اس کا حساب لینے کے لیے تیار کھڑا ہوتا۔ اس پوری کیفیت کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں بیان کرتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴾ [النور=٢٤ : ٣٩]

”اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو، جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو (وہاں) اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے ○ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے ○"

یعنی کافروں کے اعمال ایسے ہیں کہ جیسے کوئی سراب (Mirage) ہو۔ سراب دھوکے کی ایک صورت ہے۔ پیاسا اس کو دور سے پانی سمجھتا رہتا ہے جب وہ اس کے پاس جاتا ہے وہاں وہ کوئی پانی وانی نہیں پاتا۔ وہاں اللہ تعالیٰ کو پاتا ہے جو اس کی جان نکال لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے حساب دے اور اللہ تعالیٰ فوراً اس سے حساب لے لیتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کفار کے اعمال کی دوسری مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَالَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝﴾ [النور ٢٤: ٤٠]

یا پھر (کافروں کے اعمال کی مثال) مثل ان اندھیروں کی ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہہ میں ہوں، جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو، پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں، الغرض اندھیرے ہی اندھیرے ہیں جو اوپر تلے، پے در پے چڑھے ہوتے ہیں۔ جب اپنا ہاتھ باہر نکالے تو ممکن ہے کہ اسے بھی دیکھ نہ سکے۔ (اور بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی ○"

یعنی بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انھیں آخرت کا سرے سے خیال ہی نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ بالکل ایسے جیسے کوئی اندھیرے میں ہو اور اس کو کچھ بھی نظر نہ آئے۔ اس طرح سے کفر و شرک، بدعات و رسومات کے اندھیروں میں ہی وہ ساری زندگی گزار دیتا ہے۔ اب ذرا سوچیے! کہ جس کا یہ حال ہو اس کی نجات کے بارے آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟

امتحان میں پاس ہونے کا طریقہ:

تو اس لیے جب آدمی یہ طے کر لے کہ میں نے پاس ہونا ہے پھر آدمی اس کے لیے لازماً تیاری کرتا ہے۔ محنتی طالب علموں کو دیکھ لیں! سب سے پہلے وہ اپنا کورس (Course) معلوم کرتے ہیں، اس کو خوب پہچانتے ہیں، کورس کے متعلق صحیح علم حاصل کرتے ہیں کہ ہمارا کورس کیا ہے۔ پھر اس کے بعد کورس کی کتابیں حاصل کرتے ہیں۔ اس کے بعد تیاری کرتے ہیں۔ جو اس فیلڈ (Field) کے لوگ ہوتے ہیں، اس لائن کے آدمی ہوتے ہیں ان سے گائڈنس (Guidance) لیتے ہیں۔ ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان سے اپنی مشکلات کے متعلق ڈسکشن (Discussion) کرتے ہیں۔ بڑی ہی محنت کے ساتھ پڑھائی کرتے ہیں، بڑی توجہ کے ساتھ امتحان دیتے ہیں اور پھر وہ اللہ کے فضل و کرم سے پاس بھی ہو جاتے ہیں۔

سو میرے بھائیو! اگر یہ بات انسان کے دل میں راسخ ہو جائے کہ مجھے امتحان پاس کرنا ہے تو سب سے پہلے آدمی کو اپنا کورس معلوم کرنا چاہیے کہ ہمارے آخرت کے امتحان میں پاس ہونے کے لیے ہمارا کورس کیا ہے؟ آخرت کی کامیابی کے لیے کورس قرآن و حدیث ہے۔ قال اللہ اور قال الرسول ہے۔ اس کے بعد قرآن و حدیث کا سب سے پہلا اصول، تقاضا اور ڈیمانڈ (Demand) ہی یہ ہے کہ عقیدہ و ایمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درست ہو۔ سورۃ المومنون میں کامیاب اور پاس ہونے والے مومنوں کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ کرتے ہوئے پہلی ہی آیت میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ [المومنون=۲۳:۱]

''تحقیق کامیاب ہو گئے ایمان لانے والے O''

گویا سب سے پہلی اور بنیادی چیز ہی یہ ہے کہ ایمان اور عقیدہ درست ہو۔

اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا اصل مطلب:

ایمان کے معنی کیا ہیں؟ ایمان کے معنی ہیں علم حاصل کرنا۔ خوب سمجھ لیجیے گا کہ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس پر ایمان لا رہے ہیں پہلے اس کے بارے علم حاصل کرو، اس کو پہچانو کہ وہ کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اس کو پہچاننے کے بعد اس پر پختہ یقین پیدا کرو۔ یہ ایمان ہے۔

اب ہم لوگ نہ علم حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں کوئی پتہ ہی نہیں ہے کہ جس پر ہم ایمان لا رہے ہیں وہ چیز کیا ہے؟ آج ہم مسلمانوں کی بہت بڑی بدبختی یہ ہے کہ ہمیں صحیح ایمان کا پتہ ہی نہیں۔ ایمانیات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اسی وجہ سے جب ہم ایمانیات کا تذکرہ کرتے ہیں تو پڑھتے ہیں: ((آمَنَّا بِاللّٰہِ)) یا ((آمَنْتُ بِاللّٰہِ)) یعنی میں اللہ پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ایمان کی دوسری بڑی قسم اس کے رسول پر ایمان لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) دو الگ الگ حیثیتیں ہیں۔ دونوں حیثیتیں اتنی مختلف ہیں کہ ان کے مختلف ہونے کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بارے آج کچھ مسلمانوں کا تصور کیا ہے؟ مسلمانوں کی اکثریت یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہتی ہے کہ وہ ایک پاور ہے، وہ ایک طاقت ہے، وہ ہر جگہ ہے۔ وہ لا مکان ہے۔ جب کہ اس کے بالمقابل دوسرا اور اصل نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ذات ہے اس کی ایک شخصیت ہے۔ وہ عرش کے اوپر ہے۔ قیامت کے دن وہ دربار لگائے گا۔ لوگ اس کے سامنے پیش ہوں گے جنتی لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ایک ذات ہے وہ محض پاور (Power) نہیں ہے وہ صرف نیچر (Nature) نہیں ہے۔ وہ صرف طاقت کا نام نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی ذات ہے جو دیکھتی بھی ہے، جو سنتی بھی ہے۔ جو علم بھی رکھتی ہے جو ارادہ بھی رکھتی ہے، اس میں قدرت بھی ہے، اس میں طاقت بھی ہے۔ اس میں رحمت بھی ہے اس میں غضب بھی ہے۔ وہ اس طرح کی ایک ذات ہے اور وہ عرش پر ہے۔ یہی نظریہ درست اور عقل کے عین مطابق ہے۔

دنیا کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ وہ لا مکان ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں دیکھ لو کتنا اختلاف ہے۔ گمراہ لوگوں کے اپنے عقائد میں اس قدر اختلاف ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہے۔ دوسری طرف کہتے ہیں کہ وہ لا مکان ہے۔ لا مکان کا کیا مطلب ہے کہ اس کی کوئی جگہ ہی نہیں ہے یعنی وہ کسی جگہ نہیں ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہے ہی نہیں۔ قصہ ہی ختم۔ جو لا مکان ہوگا وہ گویا ہوگا ہی نہیں۔ یہ تو اللہ کے بارے بات ہو گئی۔

اس کے بعد رسول ﷺ پر ایمان کا معاملہ بھی دیکھ لو۔ اسی طرح کا چکر اور اختلاف دیوبندیوں، بریلویوں اور اہل حدیثوں کے درمیان چلتا رہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ بشر تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ نہیں وہ بشر نہیں تھے، یہ بات ہی غلط ہے، وہ تو نور تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب اتنا اختلاف ہو تو پھر سمجھ لیں کہ کیا آپ اسے ایمان کہیں گے۔ ایمان تو اس کو کہتے ہیں کہ پہلے اس کے بارے صحیح علم حاصل ہو کہ وہ کیا ہے؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کی صفات کیا ہیں؟ آپ اس کو پہلے پہچانیں اور پھر اس پر یقین پیدا کریں۔ یہ اس پر ایمان ہے۔ اب یہ فکر لوگوں کو بالکل ہے ہی نہیں کہ اللہ کے بارے اور اس کے رسول کے بارے ہمارا ایمان صحیح ہو۔

جدید اور قدیم اسلام:

اگر آپ کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں! کتابیں بھی آج کل کے زمانے کی نہیں۔ اس سے پہلے بھی بہت دفعہ میں نے یہ بات عرض کی ہے۔ خوب توجہ سے اور کان کھول کر سن لیجیے! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو صحیح اسلام ملے اور آپ صحیح اسلام کو پہچانیں تو پھر آپ کو آج کل کے لوگوں کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ نہ آج کل کے مولویوں کو دیکھنا چاہیے۔ نہ آج کل کی اکثریت کو دیکھنا چاہیے۔ اگر آپ نے آج کل کے لوگوں کے دین کو معیار بنا لیا تو پھر اصلی اسلام آپ کو کبھی نہیں ملے گا۔ کفر اور نفاق تو مل جائے گا مگر صحیح عقیدہ و ایمان نہیں ملے گا۔ اگر آپ صحیح اور خالص اسلام لینا چاہتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کو دیکھیں کہ ان لوگوں کے عقائد کیا تھے؟ ان کا عمل کیا تھا؟ کیونکہ ان کا اسلام خالص اور صحیح تھا۔ اگر آپ نے آج کل کے لوگوں کو دیکھا کہ آج کل لوگ کیا کرتے ہیں، آج کل کے لوگ کیا کہتے ہیں، آج کل کے لوگوں کے کیا عقائد ہیں تو آپ کو کبھی خالص اسلام نصیب نہیں ہو گا۔

ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بندو! مزاروں پر نہیں جانا چاہیے۔ مزار پر جا کر دعا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا تو درکنار، مزار پر جا کر کھڑے بھی نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھیے ! لوگ کس طرح آپ پر پل پڑیں گے۔ اور ہمارے بارے کہیں گے جی توبہ توبہ ! یہ لوگ تو بہت بڑے گمراہ اور گستاخ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مزار پر حاضری دینا بھی گناہ ہے۔ دیکھیے جی ! سارا جہان مزاروں پر جاتا ہے۔ اتنے مزار بنے ہوئے ہیں، بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کے مزار ہیں۔ اتنی اکثریت درباروں پر حاضری دیتی ہے۔ پھولوں کی چادریں چڑھاتی ہے۔ نذریں اور نیازیں وہاں دیتی ہے۔ کیا وہ سارے بے وقوف ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مزاروں پر جانا ہی نہیں چاہیے۔

پھر دیکھو جی ! یہ رفع الیدین کرتے ہیں۔ نماز میں مکھیاں مارتے رہتے ہیں۔ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ جب کہ لوگوں کی اکثریت رفع الیدین نہیں کرتی۔ کتنے مولوی ہیں جو رفع الیدین نہیں کرتے۔ مگر یہ گنتی کے چند آدمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کے بغیر کوئی نماز نہیں پڑھی اور کھرا دین ہی یہ ہے۔

اسی طرح سے آپ درود والا معاملہ دیکھ لیں، کونسا درود چلتا ہے۔ یہی " اَلصلوٰۃ والسلام علیك یا رَسُوْلَ اللّٰہِ " سارا جہاں اسی درود پر لگا ہوا ہے۔ اگر کہا جائے کہ اصلی اور مسنون درود "درود ابراہیمی" پڑھو جو رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا تھا۔ تو کیا کہتے ہیں: اصل درود تمھارے پاس ہی رہ گیا ہے؟ پاکستان میں اکثریت تو سنیوں اور بریلویوں کی ہے۔ بتایئے! ان کی بات کھری اور اصلی ہوگی یا کہ تمھاری؟

غرضیکہ اگر آپ آج کل کے لوگوں اور اس زمانے کے مولویوں کو معیار بنائیں گے تو دین کی کوئی بات آپ کو کبھی صحیح نہیں مل سکتی۔ اگر آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کو معیار بنائیں گے کہ ان کے زمانہ میں دین کیا تھا۔ تو آپ کو اصل اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خالص دین ملے گا۔ کیونکہ ان کا زمانہ نبوت کے قریب کا زمانہ تھا۔ ذرا سوچیے! کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط؟

اکثریت کا فیصلہ ضروری نہیں کہ درست ہو:

میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص جاہل سے جاہل اور ان پڑھ سے ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس بات پر غور کرے تو یہ صحیح اسلام پانے اور جانچنے کا بہترین معیار ہے۔ لیکن یہ چونکہ جمہوریت کا دور ہے۔ لوگ اسی کو درست سمجھتے ہیں کہ جس طرف دنیا چلی جا رہی ہو اور جس طرف اکثریت کا رجحان ہو۔

میرے بھائیو! اکثریت کا فیصلہ اسلام کے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسلام تو حق کو دیکھتا ہے کہ حق کیا ہے؟ حق بات کہنے والا ایک ہو، سارا جہان اس کے مخالف ہو تو اللہ اس ایک آدمی کو اہل حق اور سچا کہے گا، باقی سب کو جھوٹا کہے گا۔

اگر یہ دیکھنا ہو کہ ہمیں خالص دین مل جائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین رحمہم اللہ کو دیکھیں۔ جن کے ذریعہ سے ہمیں قرآن اور یہ احادیث پہنچی ہیں اور کھرا دین ہم تک پہنچا ہے۔

إِسْتَوَآءَ عَلَى الْعَرْشِ کی پہلی دلیل:

پہلے زمانے میں جس آدمی کے بارے یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے، اوپر بھی ہے، نیچے بھی ہے، باغ میں بھی ہے، درخت میں بھی ہے، باہر بھی ہے، اندر بھی ہے، ادھر بھی ہے، اُدھر بھی ہے، میرے اندر بھی ہے، تیرے اندر بھی ہے، سلف صالحین کا عقیدہ یہ تھا کہ اس سے توبہ کراؤ، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے قتل کر دو کیونکہ یہ کافر ہے یہ مسلمان نہیں ہے۔ ﴿٦﴾ آپ عقائد کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کو تمام سلف صالحین (صحابہ و تابعین) کا یہی عقیدہ ملے گا۔

﴿٦﴾ امام ابوعبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحِ بْنِ هانی يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ يَقُوْلُ : مَنْ لَّمْ يُقِرَّ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى عَرْشِهٖ قَدِ اسْتَوٰى فَوْقَ سَبْعَ سَمَاوَاتِهٖ فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهٖ يُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَ اِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهٗ وَ قَدْ اُلْقِيَ عَلٰى بَعْضِ الْمَزابل حَيْثُ لَا يَتَأَذّٰى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمعاهِدُوْنَ بِنَتَنِ رِيْحِ جِيْفَتِهٖ وَ كَانَ مَالُهٗ فَيْئًا لَا يَرِثُهٗ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِذَا الْمُسْلِمُ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ كَمَا قَالَ ﷺ "

''میں نے محمد بن صالح بن ھانی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس بات کا اقرار نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور ساتوں آسمان سے اوپر ہے وہ اپنے رب کا کافر ہے اس کو کہا جائے کہ تو اس گندے عقیدے سے توبہ کر لے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو بہتر۔ ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے اسے کسی کوڑی پر پھینک دیا جائے۔ تاکہ اہل اسلام اور ذمی لوگ اس کی لاش کی بدبو سے محفوظ رہیں۔ اس کا مال ''مال فَی'' ہوگا۔ کوئی مسلمان اس کا وارث نہیں بن سکے گا۔ کیونکہ مسلمان کسی کافر کے مال و دولت کا وارث نہیں ہوتا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔''

(معرفة علوم الحديث للامام ابی عبد اللّٰه الحاكم صفحه نمبر:٨٤۔ نیز دیکھئے: العقيده الحموية لابن تيمية صفحه نمبر:٥٠٠۔ بحواله توحيد خالص للشيخ بديع الدين شاه السندی" مطبوعه فاروقی کتب خانه ملتان)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث رسول ﷺ میں آتا ہے کہ ایک صحابی رسول ﷺ سے کوئی غلطی ہوگئی۔ غلطی یہ ہوئی کہ اپنی ایک لونڈی کو ناجائز مارا۔ وہ لونڈی اس صحابی کے جانور چرایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اس نوکرانی سے کوئی لاپرواہی ہوگئی۔ ایک بھیڑیا آیا اور ایک جانور اڑا لے گیا۔ اس کی ایک بکری کم ہوگئی۔ اس صحابی نے غصہ میں آکر اپنی اس لونڈی پر تشدد کیا اور اس کی پٹائی کردی۔ بعد میں اللہ کے رسول ﷺ سے اس نے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ظلم کیا ہے۔ آخر وہ بھی انسان تھی۔ غفلت انسان سے ہو جاتی ہے۔

وہ صحابی رسول ﷺ کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں اس کو کفارے میں آزاد ہی نہ کردوں؟ ⟨۷⟩ میں اسی لونڈی کو لایا ہوں۔ اپنی غلطی کی تلافی میں اس کو آزاد کرنا چاہتا

⟨۷⟩ اسلام کس قدر انسانی حقوق کا پاسدار مذہب ہے۔ اس بات کا اندازہ اس اصول سے لگا لیجیے جو اسلام نے غلاموں کے حقوق کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ اگر کوئی آقا اپنے غلام یا اپنی لونڈی کو ناکردہ گناہ اور جرم پر سزا دے بیٹھے تو اسلام کا اصول ہے کہ اب آقا اپنی اس غلطی کی تلافی کے طور پر اپنے غلام کو یا اپنی لونڈی کو آزاد کردے گا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی کمر پر تشدد کا نشان دیکھا تو کہنے لگے: میں نے تجھے تکلیف پہنچائی ہے؟ وہ غلام کہنے لگا: نہیں لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تو آج کے بعد آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز (تنکا وغیرہ) اٹھائی اور فرمانے لگے: اس غلام کو آزاد کرنے میں مجھے اس چیز کے برابر بھی ثواب نہیں ملے گا۔ اس کے باوجود میں آپ کو اس لیے آزاد کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ))

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ آپ اس کو چیک کر لیں یہ مسلمان ہے یا نہیں کیونکہ مسئلہ بھی یہ ہے کہ جب کسی لونڈی یا غلام کو کفارے میں آزاد کرنا ہو تو اس کا مسلمان ہونا لازمی ہوتا ہے ﴿۸﴾ اللہ کے

= ''جو مالک اپنے غلام کو ناکردہ گناہ پر کوئی سزا دے یا اسے طمانچہ رسید کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔''

(صحیح مسلم = کتاب الایمان : باب صحبة الممالیك و کفّارة من لطم عبدهٗ : ۱۶۵۷)

﴿۸﴾ جو لونڈی یا غلام کفارے میں آزاد کیا جائے اس کا ایمان دار اور مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اس کی دلیل ایک تو یہی زیر بحث واقعہ ہے کہ آپ نے معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی لونڈی کو میرے پاس لا۔ جب وہ لے کر آیا تو آپ نے اس سے دو سوال کر کے یقین کر لیا کہ واقعی یہ مومنہ ہے تو پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابی سے فرمایا تھا کہ تو اس کو آزاد کر دے۔ واقعی یہ مومنہ ہے۔

اسی سے ملتا جلتا ایک دوسرا واقعہ ابو داؤد۔ کتاب الایمان والنُّذور، باب فی الرقبة المومنة : ۳۲۸۳ کے تحت بھی وارد ہوا ہے۔ اس واقعہ کو بیان کرنے والے سیدنا شرید رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کی سند حسن صحیح ہے۔ دیکھیے صحیح ابی داؤد للالبانی حدیث: ۲۸۱۰۔

اسی سے ملتا جلتا ایک تیسرا واقعہ بھی سنن ابی داؤد= کتاب الایمان والنذور: باب فی الرَّقَبةِ المومنة : ۳۲۸۴۔ میں بھی منقول ہے۔ اس کو بیان کرنے والے مشہور صحابی رسول سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے مگر معنی کے اعتبار سے یہ صحیح ہے کیونکہ مذکورہ بالا دونوں صحیح احادیث اس کی تائید کر رہی ہیں۔ دیکھیے ضعیف ابی داؤد، الحدیث: ۷۱۶

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قتل خطا کی تلافی کے بارے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ نے اس لونڈی سے صرف دو سوال کیے۔

پہلا سوال یہ پوچھا: ((أَيْنَ اللّٰہ؟)) اللہ کہاں ہے؟ تو ((فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَآءِ))

= رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ [النساء ٤: ٩٢]

''کسی مومن کے لیے کسی دوسرے مومن کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ الا یہ کہ غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی شخص کو بلا قصد و ارادہ مار ڈالے اس پر ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا (دیت) پہنچانا لازم ہے۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ مقتول کے ورثاء بطور صدقہ کے معاف کر دیں۔ اور اگر (بلا قصد) قتل ہونے والا تمھاری دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ لیکن وہ مقتول بہر حال مسلمان ہو تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنا لازم ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ تم میں اور اس قوم میں باہمی عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے جو اس کی قوم والوں کو پہنچایا جائے۔ اور ساتھ ساتھ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔ بس جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو ماہ کے روزے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطی بخشوانے کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے ؀''

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتل خطا کی تین مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں اور ان کے مختلف کفارے اور تلافیاں واضح کیں ہیں۔ لیکن ہر ایک میں جہاں غلام کی آزادی کا بیان ہوا ہے۔ وہاں ساتھ مومن غلام کی ہی وضاحت ہے۔ مذکورۃ الصدر آیت اور مذکورہ بالا احادیث کے تینوں واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ کفارے میں آزاد ہونے والی لونڈی یا غلام کے لیے مومن ہونا ضروری ہے۔ (ابو سیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اوپر ہیں۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے دوسرا سوال یہ پوچھا ((مَنْ أَنَا ؟)) میں کون ہوں؟ وہ لونڈی کہنے لگی: ((أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) اے میرے صحابی! اس کو آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔'' ﴿۹﴾

لیکن ... آج کل کے مسلمان سے پوچھا جائے کہ اللہ کہاں ہے؟ تو جواب کیا ملے گا کہ جی وہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اب آپ پوچھیے! کہ ارے نالائق! کیا تیرے پاؤں

﴿۹﴾ سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! جارِيَةٌ لِيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً ـ فعظَّمَ ذَالِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ : أَفَلَا أُعْتِقُهَا ؟ قَالَ : ((ائْتِنِيْ بِهَا)) قَالَ فَجِئْتُ بِهَا ـ قَالَ :((أَيْنَ اللّٰهُ؟)) قَالَتْ فِي السَّمَآءِ قَالَ :((فَمَنْ أَنَا ؟)) قَالَتْ : أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ قَالَ:((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ))

'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے میں نے اس کو مارا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو میرا یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آ ؤ۔ میں اس لونڈی کو آپ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس لونڈی سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان پر۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس لونڈی نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم اس لونڈی کو آزاد کردو کیونکہ یہ مومنہ ہے۔''

(ابو داؤد= کتاب الأیمان والنُّذور: باب فی الرَّقبة المومنة : ۳۲۸۲) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھیے صحیح ابو داؤد للألبانی :۲۸۰۹)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے بھی ہے؟ تیرے سر کے اوپر بھی ہے؟ تیرے پیٹ میں بھی ہے؟ تیرے پیٹ کی گندگی میں بھی ہے؟ اگر ہر جگہ ہے تو پھر بتا کہاں کہاں ہے؟ اس قدر یہ گمراہ کن عقیدہ ہے۔ لیکن آج کل کا مسلمان بالکل جاہل ہے۔ اس عقیدے کے حامل جتنے پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ بھی جاہل کے جاہل ہیں۔ کیا کالجوں کے، کیا مولویوں کے، کیا مولوی، کیا صوفی، کیا مفکر، کیا مدبر، کیا سکالر (Scholar)، سب گمراہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب برباد ہوئے ہوئے ہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ عقیدہ ہرگز اسلامی عقیدہ نہیں ہے۔ آپ قرآن و حدیث پڑھ کر دیکھ لیں آپ کو صحیح اور درست عقیدہ معلوم ہو جائے گا۔ مسلمانوں کا بدیہی (Self-Evident)، قدرتی اور اصلی عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اوپر ہے اور عرش پر مستوی ہے۔

دوسری دلیل، عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا:

ہر مسلمان اس بات کو مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا تھا۔ جب یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور پھانسی کا فتویٰ دے دیا۔ یونانی حکومت تھی۔ یہودیوں کا فتویٰ چلتا تھا۔ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو گمراہ قرار دے کر ان کی پھانسی کا فیصلہ سنا دیا۔ تو جناب عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے وارنٹ (Warrant) جاری ہو گئے۔ چنانچہ پولیس ان کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہے اور ان کو تلاش کر رہی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ (۱۲) ساتھی جو ان کے حواری اور شاگرد تھے۔ ان میں سے ایک کو یہودیوں نے اپنے ساتھ گانٹھ لیا کہ تو ہمیں عیسیٰ علیہ السلام پکڑوا دے۔ جس کی عیسیٰ علیہ السلام پر پہرہ دینے اور حفاظت کرنے کی ڈیوٹی (Duty) تھی وہی غدار بن کر دشمنوں کے ساتھ جا ملا! (کسی انعام وغیرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لالچ میں)۔اس نے پولیس کو جا کر اطلاع کر دی کہ کل میری ڈیوٹی ہے۔ لہٰذا تم فلاں جگہ اور فلاں وقت وہاں آ جانا۔ باہر میں ہوں گا اور اندر عیسیٰ علیہ السلام کمرے میں ہوں گے۔ باہر سے میں کنڈی لگا دوں گا۔ چونکہ پہرہ دینے کی میری ڈیوٹی ہے۔ میں کل لازماً اسے تمھارے ہاتھوں گرفتار کروا دوں گا۔

چنانچہ یہی ہوا کہ پولیس آ گئی لیکن اللہ تعالیٰ کو انھیں بچانا منظور تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کبھی عیسیٰ علیہ السلام پر کوئی افتاد (Any-Mishap) آئی، کوئی ناگہانی مصیبت بنی، کوئی ان پر آفت آئی تو ہم نے فوراً جبریل علیہ السلام کو بھیج کر ان کی مدد فرمائی۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ﴾ [البقرة=٢:٨٧]

”ہم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور ان کے پیچھے اور رسول بھیجے اور ہم نے جناب عیسیٰ بن مریم کو روشن دلیلیں دیں اور روح القدس سے ان کی مدد کروائی۔“

چنانچہ پولیس آ گئی، وہ غدار (Traitor) کنڈی لگا کر باہر بیٹھا ہوا تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کو اندر بند کیا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام آئے۔ چھت پھاڑ دی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے۔ پولیس نے آ کر اس غدار سے پوچھا: عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں۔ اس نے کہا: اندر کمرے میں بند ہیں۔ اس نے کنڈی کھولی۔ اندر کچھ بھی نہیں تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غداری کا انجام:

اللہ تعالیٰ نے فوراً اس غدار کی شکل عیسیٰ علیہ السلام جیسی بنا دی۔ فارسی زبان کا مشہور محاورہ ہے کہ:

"چاہ کن راہ چاہ درپیش"

"کسی دوسرے کے لیے جو گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔"

عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اوپر اٹھا لیا۔ جبریل علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے اور عیسیٰ علیہ السلام کی شکل اس غدار کی اس لیے بنا دی گئی کہ یہ پھانسی چڑھ جائے۔ لہٰذا انھوں نے کہا: ارے! یہی عیسیٰ ہے اسے ہی پکڑ لو۔ اب پولیس والے کہنے لگے: اگر یہی عیسیٰ ہے تو ہمارا وہ جاسوسی کرنے والا اور اطلاع دینے والا آدمی کہاں ہے؟ اگر بالفرض یہ ہمارا آدمی ہے تو عیسیٰ کہاں ہے؟ اس غدار سے پوچھا گیا کہ تو ہی بتا کہ عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ وہ کہنے لگا کہ پکی بات ہے وہ اندر ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اندر تو ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اندر تو کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ یہ کیسے مان جائیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اوپر چلے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انھوں نے اسی غدار کو پکڑا اور پھانسی چڑھا دیا۔ عیسائی آج تک اس دھوکہ میں ہیں کہ ہمارا الٰہ اور معبود عیسیٰ علیہ السلام پھانسی چڑھ گیا ہے۔ دوسری طرف یہودی آج تک اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿ وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۚ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾

[النساء ۴:۱۵۷]

”(ہم نے یہودیوں کو جو سزا دی اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ تھی) اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے اس کو قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا ہے۔ بلکہ ان کے لیے وہی صورت بنا دی گئی تھی (جو عیسیٰ علیہ السلام کی تھی) یقین جانو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے اختلاف کرنے والے ان کے بارے شک میں مبتلا ہیں۔ انھیں اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن وتخمین کی باتوں پر عمل کرنے کے۔ اتنا یقین ہے کہ انھوں نے اسے قتل نہیں کیا۔“

جس آدمی کو انھوں نے صلیب پر چڑھا دیا انھیں بالکل یقین اور کنفرم (Confirm) نہیں تھا کہ یہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انھوں نے اس غدار کو پکڑا اور سولی پر چڑھا دیا۔ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے اللہ فرماتے ہیں:

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾

[النساء ۴:۱۵۸]

”بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔“

مسلمانو! ذرا سوچو! عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کہاں لے گیا؟ یہ قرآن کے الفاظ ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے کہ ”بلکہ اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔“ یہ سورۃ النساء ہے، اللہ فرماتے ہیں: ﴿بَلْ﴾ بلکہ ﴿رَّفَعَهُ﴾ اٹھا لیا اس کو ﴿اللّٰهُ﴾ اللہ تعالیٰ نے۔ ﴿اِلَيْهِ﴾ اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرف۔ اس کے برخلاف ہر جگہ موجود ہونے کا عقیدہ رکھنے والے کسی بریلوی سے، کسی دیوبندی سے یا کسی شیعہ سے پوچھ لو کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ اٹھا کر کدھر اور کہاں لے گیا؟ کیا زمین کے نیچے لے گیا؟ دائیں لے گیا یا بائیں لے گیا؟ آخر کدھر لے گیا؟ اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے فرما دیا کہ بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف لے گیا۔

عیسیٰ علیہ السلام اب کہاں ہیں؟ سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ وہاں چند پیغمبر جمع ہوئے اور قیامت کے بارے گفتگو شروع ہوئی۔ ہر پیغمبر نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے کچھ پتہ نہیں کہ کب قیامت آئے گی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی باری پر کہا: ''پتہ تو مجھے بھی نہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ لیکن مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے زمین پر آئیں گے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پھر میں دجال کو قتل کروں گا۔ اس کے بعد یاجوج اور ماجوج ظاہر ہوں گے۔ وہ بہت فساد پیدا کریں گے۔ میری دعا سے وہ مر جائیں گے۔ بعد ازاں چہار سو بدبو پھیل جائے گی۔ میں پھر دعا کروں گا تو آسمان سے بارش برسے گی اور زمین پر صفائی ہو جائے گی۔ آسمانی بارش سے یاجوج اور ماجوج کی بدبودار لاشیں سمندر میں بہہ جائیں گی اس کے فوراً بعد قیامت برپا ہو جائے گی۔ ⑩

---

⑩ اس روایت کے الفاظ یوں ہیں، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ إِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى فَتَذَاكَرُوْا السَّاعَةَ فَبَدَؤُوْا بِإِبْرَاهِيْمَ فَسَأَلُوْهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا ←

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

= عِلْمٌ ۔ ثُمَّ سَأَلُوا مُوسٰی فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ۔ فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلٰى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ : قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ ـ فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ ـ قَالَ فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ ـ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلٰى بِلَادِهِمْ ـ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوجُ وَ مَاجُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ـ فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَ لَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَأَدْعُوا اللّٰهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ ـ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ ـ

فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ ـ فَأَدْعُوا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فِي الْبَحْرِ ـ ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَ تُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ ـ

فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتٰى كَانَ ذَالِكَ ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا ـ"

قَالَ الْعَوَّامُ : وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ مَأْجُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴾ [الأنبياء= ۲۱:۹۶]

"جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کروایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی جناب ابراہیم علیہ السلام، جناب موسیٰ علیہ السلام اور جناب عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ سب کے مابین قیامت کا تذکرہ چھڑ گیا (کہ قیامت کب آئے گی؟)۔ سب سے پہلے تو جناب ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ بتائیے۔ قیامت کب آئے گی مگر ان کے پاس قیامت کے برپا ہونے کے بارے کوئی حتمی علم نہیں تھا۔ ان کے بعد پھر جناب موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو انھوں نے اس بارے کوئی خاطر خواہ بات نہ بتائی۔ بالآخر بات جناب عیسیٰ علیہ السلام پر آئی۔ انھوں نے فرمایا قیامت کی مقررہ تاریخ کا تو ⬅

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

= مجھے بھی علم نہیں ۔ قیامت کی مقررہ تاریخ کا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم نہیں ۔ البتہ مجھ سے قیامت سے کچھ پہلے کا وعدہ ہوا ہے کہ میں زمین پر واپس جاؤں گا ۔ اس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے عظیم ترین فتنہ کا تذکرہ کیا ۔ فرمانے لگے : پھر میں زمین پر اتروں گا، پس میں اس (دجال) کو قتل کروں گا، جب وہ قتل ہو جائے گا ۔ میرے ساتھ دجال اور اس کی فوج سے لڑنے کے لیے جتنے لوگ مختلف شہروں سے جمع ہوئے ہوں گے وہ سب اپنے اپنے علاقہ جات میں پلٹ جائیں گے ۔ اتنے میں یاجوج اور ماجوج کا فتنہ برپا ہو جائے گا ۔ یاجوج اور ماجوج کی قوم سامنے آ جائے گی ۔ ہر بلندی اور چوٹی سے وہ چڑھ دوڑیں گے ۔ جس پانی پر بھی وہ گزریں گے اس کو پی جائیں گے ۔ جس چیز پر بھی ان کا گزر ہوگا اس کو برباد کرتے جائیں گے ۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میں یاجوج اور ماجوج کی تباہی کے بارے دعا کروں گا ۔ (اللہ تعالیٰ ان کو میری دعا کی قبولیت سے مار ڈالے گا) ان کی لاشوں کی وجہ سے زمین بدبودار ہو جائے گی ۔

لوگ اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے گڑگڑائیں گے (کہ یا اللہ ! اس بدبو سے ہمیں نجات عطا فرما) جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں پھر دعا کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے بہت زیادہ بارش برسائے گا ۔ بارش کا وہ پانی ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گا ۔ پھر پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے، زمین کو کھینچ کر پھیلا دیا جائے گا ۔ (زمین بالکل صاف اور ہموار ہو جائے گی اس میں کوئی پہاڑ، ٹیلہ، سمندر، دریا اور گڑھا نہیں رہے گا ۔)

جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں : مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے جب یہ سب کچھ رونما ہو جائے گا تو سمجھ لو کہ قیامت اتنی قریب آ جائے گی کہ جیسے کوئی حاملہ عورت ہو ۔ اس کے ایام حمل پورے ہو چکے ہوں ۔ اب گھر والوں کو ہمہ وقت زچگی کا انتظار ہو کہ ابھی بچہ پیدا ہوا کہ ابھی پیدا ہوا ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل، معراج مصطفیٰ کا واقعہ:

اللہ تعالیٰ کے آسمان پر ہونے اور عرش کے اوپر مستوی ہونے کی ایک بڑی واضح دلیل معراج مصطفیٰ بھی ہے۔ احادیث میں بڑی تفصیل سے آتا ہے کہ جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ حطیم میں آرام فرما تھے۔ آپ ﷺ کا سینۂ مبارک چاک کیا گیا۔ دل نکالا گیا۔ سونے کا ایک ٹرے (بڑا برتن) بھی لایا گیا۔ جو ایمان سے لبا لب بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک کو دھویا گیا۔ پھر اس دل کو دوبارہ اس کی جگہ پر فٹ کر دیا گیا۔

ایک خچر کی طرح کا سفید جانور لایا گیا، جس کو براق کہتے تھے تا حد نگاہ اس کا ایک قدم پڑتا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کو بٹھایا گیا۔ پہلے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ وہاں انبیاء و رسل علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے جملہ انبیاء و رسل علیہم السلام کی امامت کروائی۔

اس کے بعد پہلے آسمان کی طرف رسول اکرم ﷺ کو لے جایا گیا۔ سید الملائکہ

= عوام بن حوشب رحمہ اللہ نے فرمایا، اس حدیث کی مزید تائید و تصدیق قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ جس آیت میں اللہ فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی پر سے دوڑتے ہوئے آئیں گے ٥''

(ابن ماجۃ= کتاب الفتن، باب فتنۃ الدّجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج: ٤٠٨١۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھیے ضعیف ابن ماجہ للالبانی: ٨٨٥۔ جبکہ اس حدیث کے بعض حصے کی تائید صحیح مسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے احادیث الضعیفہ: ٤٣١٨۔ (ابو سیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جناب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب آسمانِ دنیا پر پہنچے تو دربان نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جناب جبریل علیہ السلام نے جواب دیا میں جبریل ہوں۔ دربان نے پھر پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جناب جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ اسی طرح پھر دوسرے آسمان پر معاملہ ہوا۔ پھر تیسرے آسمان پر۔ پھر چوتھے آسمان پر، پھر پانچویں پر، پھر چھٹے پر اور پھر ساتویں آسمان پر پہلے آسمان پر ہونے والی بات چیت سے ملتی جلتی بات چیت ہوتی رہی۔ مختلف انبیاء سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ پر رسول اللہ ﷺ کو لے جایا گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ پر اللہ تعالیٰ سے ڈائریکٹ ہمکلامی کا شرف حاصل بھی ہوا۔ نمازیں فرض ہوئیں۔ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ﴿ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ...... ﴾ سے لے کر ﴿...... فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾ تک نازل ہوئیں۔ کتب احادیث میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔ (1)

میرے بھائیو! غور فرمائیے! معراج مصطفیٰ ﷺ کے واقعہ کو تو سب ہی مانتے ہیں لیکن جب یہ کہا جائے کہ اللہ اوپر ہے تو کہتے ہیں: توبہ توبہ! ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہونے کا یہ عقیدہ عین اسلام ہے۔ لیکن یونان کے فلسفہ نے، یونان کے تصوف نے اور ہندومت کے تصوف نے آج کے اس نقلی مسلمان

---

(1) (صحیح البخاری = کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة الخ: ۳۲۰۷۔ صحیح مسلم = کتاب الإیمان: باب الإسراء برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إلی السمٰوٰت و فرض الصلوٰت: ۱٦٤)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر اتنا اثر کیا ہے کہ یہ اصل اسلامی عقیدہ آج بالکل بھول گیا ہے اور سارے کے سارے مسلمان غیر اسلامی عقیدے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

محمد ﷺ انسان تھے یا نور؟

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اسلامی عقیدہ ہو اور مسلمان اس سے اس قدر دور ہو۔ پہلے بھی میں نے آپ سے کئی بار یہ عرض کیا ہے کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ خوب توجہ سے سن لیجیے! ایمان کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ پہلے آپ کو یہ علم ہو کہ جس پر آپ ایمان لا رہے ہیں وہ چیز کیا ہے؟ اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی صفات کیا ہیں؟ جب تک آپ کو اس کے بارے صحیح علم نہیں اور اس علم کا آپ کو پختہ یقین نہیں وہ صحیح ایمان نہیں۔ محمد ﷺ کے بارے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ نور تھے یہ سراسر حماقت اور جہالت ہے۔ نماز تو رہ گئی ایک طرف۔ روزہ تو ایک طرف رہ گیا، زکوٰۃ اور خیرات تو ایک طرف رہ گئی۔ حج اور عمرہ تو ایک طرف رہ گیا۔ اللہ پر ایمان کے بعد دوسری بڑی بنیادی بات تو یہ ہے کہ کیا آپ محمد ﷺ کی اصل حیثیت کو پہچانتے ہیں؟ آپ کہیں گے کہ جی! وہ اللہ کے رسول تھے۔ مگر اس سے پہلا سوال یہ ہے کہ وہ انسان تھے یا نور تھے؟ اگر آپ کہیں کہ جی! وہ نور تھے تو بس قصہ ختم۔ سمجھ لیجیے کہ آپ بالکل فیل ہو گئے۔ اب جس کو یہ معلوم نہیں کہ وہ انسان تھے یا نور تھے تو وہ محمد ﷺ پر کیا ایمان لائے گا؟ اس کا ایمان کبھی صحیح نہیں ہوسکتا۔

آپ غور کیجیے! ہم اپنے کلمۂ اسلام میں بھی "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے بعد "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھتے ہیں۔ محمد رسول اللہ کی ترتیب اور ترکیب (Arrangement)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں رسول اللہ بعد میں ہے پہلے لفظ محمد (ﷺ) ہے۔ لہٰذا محمد ﷺ کون ہیں اور کیا ہیں؟ خوب غور فرمایئے! محمد ﷺ عبداللہ کے بیٹے تھے، بی بی آمنہ کے لخت جگر تھے۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، وہ ایک انسان تھے، وہ نسل انسانی سے تعلق رکھتے تھے، وہ ایک بشر تھے۔ وہ صرف بشر ہی نہیں بلکہ سید البشر تھے وہ نور نہیں تھے۔ نہ نورِ مجسم تھے۔ نہ نورٌ مِن نُورِ اللہ تھے۔

اگر انہیں کوئی نور کہتا اور سمجھتا ہے تو نوری مخلوق کا کوئی نبی، کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا نام "محمد (ﷺ) ہو۔ اس بات کو دوبارہ سمجھ لیجیے گا! نوری مخلوق میں کوئی نبی اور رسول "محمد" نام کا نہیں ہوا۔ لہٰذا اگر آپ محمد ﷺ کو نور مانتے ہیں تو آپ کا محمد ﷺ پر ایمان بالکل جھوٹا اور غلط ہے۔

شاہ رگ سے قریب ہونے کا اصل مفہوم:

میرے بھائیو! بڑی سادہ سی بات ہے لیکن بات ساری سمجھنے کی ہے۔ دیکھ لو! آج کل مسلمانوں کے اندر کس قدر اختلاف ہے۔ آپ نماز کے اختلاف پر روتے ہیں کہ رفع الیدین کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے؟ نماز میں امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنی چاہیے یا نہیں پڑھنی چاہیے؟ آمین اونچی کہنی چاہیے یا آہستہ؟ ہاتھ سینے پر باندھنے چاہییں یا زیر ناف؟ ارے! یہ تو بہت بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان تو درست ہونا چاہیے۔

اس شیطان نے تو اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختلاف پیدا کیا ہوا ہے۔ جاہلوں کے ذہنوں میں یہ عقیدہ ڈال دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے اور ہر ایک میں موجود ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلیل کیا پیش کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ دیکھو جی! اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴾ [ق = ۵۰:۱۶]

''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں جن کا وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیںo''

جاہل اس آیت سے غلط مطلب نکالتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اندر موجود ہے۔ حالانکہ یہ مطلب اس آیت کا ہے ہی نہیں۔

ذرا سوچیے! جو اللہ بندے کے اندر ہو۔ بھلا وہ اللہ ایسا اللہ ہوسکتا ہے جس پر مسلمان ایمان رکھتے ہیں یا جس پر مسلمانوں کو ایمان رکھنا چاہیے۔ ذرا غور کیجیے! انسان کے اندر غلاظت بھی ہوتی ہے۔ انسان کے اندر خون بھی ہوتا ہے۔ انسان کے اندر گوشت اور ہڈیاں بھی ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی انسان کے اندر ہو، بھلا یہ بات بنتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا علم تو ہر ایک کے ساتھ ہے، وہ جانتا تو ہر چیز کو ہے، وہ انسان کی رگ رگ سے واقف ہے، خون کے قطرے قطرے سے آگاہ ہے۔ لیکن خود اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ہو۔ بھلا وہ اللہ ہی کیا ہوا جو بندے کے اندر ہو؟ اللہ تعالیٰ کے بارے درست تصور یہ بالکل نہیں ہے۔ لیکن جاہل مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ بندے کے اندر ہے۔

مذکورہ بالا آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم، اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ کا سننا، اللہ تعالیٰ کا دیکھنا تو ایسے ہے کہ جیسے شاہ رگ سے بھی قریب ہو۔ مگر وہ خود عرش پر ہے۔ آپ ایکسرے (X-Ray) کے ذریعے سے کسی چیز کو دیکھیں تو بھی اس طرح سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیکھ سکتے جس طرح سے اللہ تعالیٰ دیکھ سکتا ہے۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کا علم تو ہر چیز کو محیط (Encircling) ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی مخلوق سے بالکل علیحدہ، الگ اور بائن (Separate) ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ ہر بندے میں ہے؟ عقلی تردید:

اگر اللہ تعالیٰ بندے کے اندر موجود ہو جیسا کہ جاہلوں کا عقیدہ ہے۔ بندہ تو کتنے ہی کام سرانجام دیتا ہے۔ بندہ نماز بھی پڑھتا ہے۔ جب بندہ نماز میں سجدہ کرے گا تو کس کو سجدہ کرے گا؟ کیونکہ اللہ تو اس نمازی کے اندر ہے۔ بتایئے! وہ سجدہ کس کو کرتا ہے؟ سجدہ تو اسے کرے گا جو باہر ہو۔ بھلا جب اللہ بندے کے اندر ہوگا وہ کسے پکارے گا؟ کس سے فریاد کرے گا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس کے اندر ہے یہ تو نماز کی کیفیت میں ہے۔

اگر کوئی بندہ زنا کرے تو سوچیے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ہو اور بندہ زنا کر رہا ہو، بتایئے! طاقت کس کی استعمال ہو رہی ہوگی اور مجرم کون ہوگا؟ پھر جب اللہ اس بدعقیدہ کو دوزخ میں ڈالے گا تو کیا اس وقت اللہ بھی بندے کے ساتھ دوزخ میں جائے گا یا باہر ہی رہے گا؟ اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ باہر ہی رہے گا اور اللہ بندے کو دوزخ میں ڈالے گا کیونکہ اس بندے نے زنا کیا ہے تو کیا اس وقت بندہ یہ نہیں کہے گا: یا اللہ! جب میں زنا کرتا تھا تو اس وقت تو میرے اندر ہوتا تھا، اب میں دوزخ میں جا رہا ہوں اور تو باہر بیٹھا ہوا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے ہر ایک میں ہونے کا یہ عقیدہ قرآن وسنت کے خلاف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے، عقل وخرد کے خلاف بھی ہے اور مسلمانوں کے بنیادی اور اجماعی عقیدے کے بھی خلاف ہے۔ میں اس کو اس لیے زیادہ زور سے بیان کر رہا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گندے عقیدے سے بچائے۔

یہ میری ذمہ داری ہے، یہ میرا فرض ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اتنی بڑی مسجد دی ہے ہم ایک جذبے کے تحت اور خالص نظریے کے تحت آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ کو وہ خالص دین پہنچایا جائے وہ اصلی اسلام پیش کیا جائے جو محمد ﷺ لے کر آئے ہیں تو میں دیانتداری سے یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی مسئلہ ہمارے لیے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ جو اسلام کا عقیدہ ہے اس کو آپ تک پہنچانا یہ میرا فرض ہے اور میرے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے کسی کو ہدایت دے دے، کوئی مان جائے تو اس کی بھی خوش بختی ہے اور میرے لیے بھی باعث سعادت ہے۔ اگر کوئی نہ بھی مانے تو کم از کم ہمارے منبر سے یہ بات آپ تک پہنچا دی گئی کہ مسلمانوں، اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عرش پر مستوی ہے۔

چوتھی دلیل: قرآن مجید سورہ طٰہٰ سے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾ [طٰهٰ = ۲۰: ۱-۵]

''طٰہٰ (حروف مقطعات میں سے ایک حرف مقطعہ ہے) ۝ ہم نے یہ قرآن تجھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے o بلکہ اس شخص کی نصیحت کے لیے اتارا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے o اس کا اتارنا اس کی طرف سے ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے o جو رحمان ہے، عرش پر قائم ہے o''

رحمٰن عرش پر قائم ہے، عرش پر مستوی ہے۔ یعنی وہ عرش کے اوپر ہے۔ قرآن و حدیث کی ایک دلیل نہیں، دو نہیں اس موقف پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔ عقلی دلیلیں بھی ہیں اور نقلی (کتابوں میں لکھی ہوئی) بھی ہیں۔ قرآن و حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماعی عقیدہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

تو جب ہم اس بات کی فکر کریں گے کہ ہم نے آخرت کا امتحان دینا ہے اور پاس کرنا ہے تو اس کے لیے سب سے پہلے اللہ اور رسول پر درست ایمان کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ صرف قدرت نہیں بلکہ قدرت والا ہے:

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر ہے۔ اس کے بعد اب یہ بھی پہچاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کسی ایکسپیکٹ (Expect) کا نام نہیں ہے کہ وہ صرف پاور ہو، اللہ صرف طاقت نہیں ہے۔ بلکہ اللہ طاقت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف قدرت نہیں بلکہ قدرت والا ہے۔ اسے خوب سمجھ لیجیے! اللہ قدرت اور طاقت رکھنے والا ہے۔ فقط قدرت کا نام اللہ تعالیٰ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف علم نہیں بلکہ علم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے جو علیم ہے، جس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ لیکن وہ ایک ذات ہے اور قیامت کے دن مومنوں کو اللہ کا دیدار ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے بعض پیارے اور نیک بندوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنے قریب کر کے ان سے باتیں کرے گا۔ ﴿۱۲﴾ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ جنت میں

﴿۱۲﴾ اس حدیث کے اصل الفاظ صحیح بخاری میں یوں مروی ہیں صفوان بن محرز مازنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلا جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے پوچھا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے بارے کیا سنا ہے؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَ يَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبًا كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ! حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ ـ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ أَنَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَ أَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْأَشْهَادُ ﴿ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [هود=۱۱:۱۸]

''اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندۂ مومن کو اپنے قریب بلائے گا۔ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اس کو لوگوں سے چھپا لے گا۔ پھر اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھے یاد ہے؟ وہ بندۂ مومن کہے گا: ہاں! اے میرے پروردگار! (مجھے یاد ہے) بالآخر جب مؤمن اپنے گناہوں کا اعتراف کر لے گا اور وہ پوری طرح یقین کر لے گا کہ اب میں ہلاک ہوا کہ ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا۔ آج روز محشر بھی میں تیرے گناہوں کو (لوگوں کے سامنے افشاء کیے بغیر) بخشتا ہوں۔ چنانچہ اس مؤمن کو نیکیوں کی کتاب (دائیں ہاتھ میں) دے دی جائے گی۔ لیکن کافروں اور منافقوں کے بارے میں ان کے خلاف گواہی والے (ملائکہ، انبیاء اور تمام انس و جن) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظالموں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنتیوں سے ملاقات بھی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو السلام علیکم بھی کہے گا۔ ﴿۱۳﴾

= (کافروں اور منافقوں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔" (ابوسیاف)

(صحیح البخاری= کتاب المظالم: باب قول الله تعالیٰ ﴿ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾: ۲٤٤۱۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التفسیر الحدیث: ٤٦٨٥۔ کتاب الأدب۔ الحدیث: ٦٠٧٠، اور کتاب التوحید۔ الحدیث: ۷٥۱٤، میں بھی درج فرمایا ھے+ صحیح مسلم= کتاب التوبة: باب فی سعة رحمة الله علی المؤمنین ۔ الحدیث: ۲۷٦۸+ مسند احمد: ۳/۷٤+ تفسیر ابن کثیر= تفسیر سورہ ھود :آیت:۱۸)

﴿۱۳﴾ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور متقی بندوں کو اپنا دیدار کروائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ ﴾ [القيامة -۷٥: ۲۲، ۲۳]

" اس (قیامت والے) دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے○ (کیونکہ) وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے (ہوں گے)○"

یہ اہل ایمان کے چہرے ہوں گے جو اپنے حسن انجام کی وجہ سے مطمئن، مسرور اور منور ہوں گے، مزید برآں دیدار الٰہی سے بھی وہ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار اہل ایمان کو روز محشر بھی ہوگا اور دخول جنت کے بعد بھی ہوگا۔ بلکہ جنت کی سب سے عالی شان اور بہترین نعمت ہی دیدار الٰہی ہوگی۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور تمام متقدمین اور متأخرین اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔

اہل ایمان سے اللہ رب العزت قیامت کے دن اور جنت میں ہمکلام بھی ہوگا اور سلام بھی کہے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ ﴾ [یٰس =۳٦: ٥۸]

"مہربان پروردگار کی طرف سے انھیں سلام کہا جائے گا○" (ابوسیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ قرآن سے ثابت ہے اور صحیح احادیث میں یہ باتیں موجود ہیں یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ اللہ کا علم، اس کی قدرت، اس کا دیکھنا، اس کا سننا، اس کا ارادہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی مشین نہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی بے حس، بے جان، بے شعور، بغیر ادراک اور بغیر قوت کے کسی ہستی کا نام نہیں ہے۔ وہ اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے وہ کسی کو عزت دے وہ کسی کو ذلیل کرے، وہ کسی کو بادشاہ بنا دے، وہ کسی کو تخت سے اتار کر نیچے پھینک دے۔ وہ اس قسم کی طاقتور ذات ہے لیکن صرف طاقت اور قدرت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم اور مخلوق کا علم:

اللہ رب العزت کی جو خاص صفات ہیں ان کے اندر کسی کو شریک کرنا یہ شرک ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ علیم ہے اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے ایک ہوتا ہے مطلق علم۔ وہ مجھے بھی ہے۔ آپ کو بھی ہے۔ اللہ کو بھی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت نہیں ہے۔ مطلق علم تو پرندوں کو بھی ہوتا ہے۔ جو لوگ پرانے تجربہ کار ہیں ان سے پوچھ کر دیکھ لیں کہ آندھی آنے سے پہلے پرندوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ آندھی آنے والی ہے، وہ اپنی حفاظتی تدابیر جو اختیار کرنی ہوتی ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ الغرض مطلق علم پرندوں کو بھی ہوتا ہے۔ درندوں کو بھی ہوتا ہے۔ جانداروں کو بھی ہوتا ہے۔ انسانوں کو بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی ہوتا ہے۔ مگر مطلق علم اللہ کی خاص صفت نہیں ہے۔ اللہ کے علم کی خاص صفت یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کا علم بغیر کسی ذریعہ کے اس کو حاصل ہے۔ اللہ کا علم کسی چیز کے وجود میں آنے سے پہلے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بعد میں ہو۔ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے۔ اس کے لیے کوئی چیز غائب نہیں ہے۔ جس کو ہم غیب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور جس کو ہم ظاہر کہتے ہیں اللہ کو اس کا بھی علم ہے۔

جو شخص کسی پیر، کسی ولی، کسی نبی، کسی رسول کے بارے یہ عقیدہ رکھے کہ اسے بھی بغیر بتائے ہر چیز کا پتہ لگ جاتا ہے وہ مشرک ہے کیونکہ وہ اس طرح کا عقیدہ رکھ کر شرک کرتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جو خاص صفت ہے اس میں وہ اپنے پیر کو ،اپنے ولی کو، کسی نبی یا رسول کو شریک کر رہا ہے۔ یہ سمجھنا کہ جب مزار پر جائیں تو وہ پیر صاحب جو قبر میں مدفون ہیں۔ انھیں پتہ چل جاتا ہے کہ میری قبر اور مزار پر کون آیا ہے؟ مرید آیا ہے یا میری مریدنی آئی ہے۔ کس غرض کے لیے آیا ہے؟ کیا التجا، کیا آرزو، کیا خواہش، کیا ضرورت اور کیا حاجت لے کر آیا ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ قبر اور مزار والے کو اپنے مرید یا مریدنی کی آمد کا پتہ چل جاتا ہے تو وہ بلاشبہ مشرک ہے۔

کیونکہ دلوں کی باتوں کو جاننا یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ علیم بذات الصدور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں ہے۔ پردوں کے پیچھے سے دیکھ لینا صرف اللہ کی صفت ہے۔

دیکھیے! ایکسرے (X-Ray) کے ذریعے آپ کسی انسان کو اندر تک دیکھ سکتے ہیں۔ ہر چیز صاف نظر آتی ہے۔ ایکسرے کے ذریعہ یہ دیکھ لینا شرک نہیں ہے۔ کیونکہ ایکسرے ایک مشین ہے۔ وہ جو ریز (Rays) ہیں وہ آپ کے دیکھنے کے لیے ایک ذریعہ ہیں۔ یہ بالکل شرک نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی ویسے ہی یہ کہے مجھے اس ستون کے پیچھے سے نظر آتا ہے کہ اگلی طرف کیا ہے؟ وہ مشرک ہے کیونکہ وہ شرک کر رہا ہے، وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاف جھوٹ بول رہا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اتفاقاً کسی کو معجزہ کے طور پر دکھا دے یہ اور بات ہے۔

معجزہ کیا ہوتا ہے؟

معجزہ اللہ تعالیٰ کا کام ہوتا ہے، نبی کا کام نہیں ہوتا۔ نبی کے ہاتھوں پر صرف ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بات خوب سمجھ لیجیے! کیونکہ ہم نے آخرت کا امتحان پاس کرنا ہے۔ اگر اللہ کی صفات میں آپ نے کسی اور کو شریک کر لیا تو آخرت کے امتحان میں کبھی پاس نہیں ہوں گے۔ لہٰذا یہ بات اچھی طرح یاد کر لیں کہ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

معجزہ ایک ایسا عمل ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن وہ کام اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے وہ کام نبی کا نہیں ہوتا اور اللہ جب چاہتا ہے وہ معجزہ دکھاتا ہے۔ نبی کی طاقت اور نبی کے بس میں یہ نہیں کہ وہ جب چاہے دکھا دے۔

کافر آ کر اللہ کے رسول ﷺ سے کہتے: اے محمد (ﷺ) ہمیں یہ کر کے دکھا دے، ہمیں وہ کر کے دکھا دے۔ ہمیں ایسا کر کے دکھا دے۔ اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ یا اللہ! یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر تو ان کا طلب کردہ معجزہ ان کو دیکھا دے تو شاید یہ مسلمان ہو ہی جائیں۔ سورۃ الانعام پڑھ کر دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ﴾ [الأنعام=٦: ٣٥]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’اور اگر آپ کو ان (کفار مکہ) کا منہ موڑنا گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو، پھر کوئی معجزہ لے آو۔ تو ایسا کر کے دیکھ لو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہِ راست پر جمع کر دیتا۔ سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جایئے O‘‘

یعنی اے نبی! اگر ان کافروں کا یوں پھر کر جانا کہ تو ہمارا طلب کردہ معجزہ نہیں دکھاتا۔ جب تو ان کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق معجزہ نہیں دکھاتا تو وہ اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ اگر ان کا یوں پھر کر چلے جانا تجھے ناگوار گزرتا ہے تو پھر ایسے کر کہ زمین میں کوئی سرنگ تیار کر لے یا آسمان پر کوئی سیڑھی لگا کر ان کو کوئی معجزہ لا کر دکھا دے لیکن تو کبھی ایسا کر نہیں سکتا یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے معجزہ کی حقیقت کو بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کا درج ذیل متفقہ مقولہ بیان کیا ہے:

﴿ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ [إبراهيم=١٤: ١١]

’’ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل و کرم کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمھیں لا کر دکھائیں اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے O‘‘

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گویا یہ انبیاء اور رسولوں کے اختیار کی بات نہیں کہ وہ اپنی طاقت، قوت اور خواہش سے جب چاہیں لوگوں کو معجزے دکھاتے پھریں۔ یہ صرف اللہ کی طاقت اور قدرت ہے کہ انبیاء اور رسل علیہم السلام کے ہاتھوں کوئی معجزہ ظاہر کر دے۔

موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن جاتی تھی۔ کیا موسیٰ علیہ السلام لاٹھی کو خود سانپ بنا لیتے تھے۔ ہرگز نہیں، کبھی بھی نہیں۔ جب اللہ چاہتا تھا اس وقت یہ کام ہوتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے پاس جاتے اور فرعون کوئی اکڑفوں دکھاتا، اپنے تکبر، غرور اور نخوت کا اظہار کرتا تو موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا پھینک دیتے۔ وہ عصا اتنا بڑا اژدھا بن جاتا کہ اس کا ایک جبڑا محل کے نیچے اور دوسرا جبڑا محل کے اوپر ہوتا۔ گویا سب کچھ ہڑپ کر جائے گا۔

فرعون یہ دیکھ کر دہائی دیتا کہ اے موسیٰ! اسے پکڑ لے، اسے پکڑ لے۔ تو موسیٰ علیہ السلام اسے پکڑ لیتے۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ جب چاہتے تھے عصا سانپ بن جاتا تھا یہ اللہ کی طاقت تھی۔ الغرض معجزے میں اللہ تعالیٰ کی طاقت کا کمال ہوتا ہے نبی کی طاقت کا کمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اور اپنے اعمال میں بالکل یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

نبی کون ہوتا ہے؟

نبی کو بھی خوب پہچان لو۔ جو نبی ہماری ہدایت کے لیے آتا ہے، جو نبی ہمیں تعلیم دینے کے لیے آتا ہے وہ انسان ہوتا ہے وہ نہ تو جن ہوتا ہے نہ فرشتہ ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کا باپ بھی ہوتا ہے، اس کی ماں بھی ہوتی ہے، اس کی اولاد بھی ہوتی ہے، اس کے بہن بھائی بھی ہوتے ہیں۔ وہ نسل انسانی میں سے ہوتا ہے۔ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ہوتا ہے اگر اس کے خلاف آدمی عقیدہ رکھ لے تو اس کا ''محمد رسول اللہ'' والا جملہ اڑ گیا۔ ایمان والا کھاتہ صاف ہو گیا اور وہ آدمی برباد ہو گیا۔

میرے بھائیو! یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آج ہمارا نہ تو ''لا الہ الا اللہ'' منظور ہے نہ ہی ''محمد رسول اللہ'' منظور ہے۔ مسلمان اپنی زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' چونکہ مسلمان نہ اللہ کی ذات کو پہچانتے ہیں۔ نہ اللہ کی صفات کو مانتے ہیں۔ نہ اللہ کے اعمال کو سمجھتے ہیں۔ ان چیزوں میں غیروں کو شریک کرتے ہیں اور اللہ کے بارے تصور بالکل غلط ہے۔ لہٰذا اس شخص کا ''لا الٰہ الا اللہ'' والا جملہ باطل ہو گیا۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

محمد رسول اللہ کے بارے کوئی نور کہتا ہے اور کوئی بشر کہتا ہے پھر کتنے ہی وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کو بشر تو مانتے ہیں۔ مگر انھوں نے پھر اپنے اپنے امام بنا رکھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لیکن میں تو اپنے امام کی مانوں گا۔ کیونکہ میں حنفی ہوں۔

حنفی خاندان اور حنفی مذہب میں فرق:

میرے بھائیو! کبھی غصے کو دور کر کے سوچیں تو سہی، ٹھنڈے ہو کر کبھی غور تو کریں کہ میں جو حنفی ہوں، آخر کیوں حنفی ہوں؟ کیا حنفی میرا خاندان ہے۔ میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اولاد میں سے ہوں کہ اس وجہ سے حنفی ہوں اگر تو امام ابو حنیفہ کے خاندان سے تعلق کی وجہ سے میں حنفی ہوں پھر تو حنفی ہونا بالکل جائز ہے۔ لیکن اگر تو حنفی ہونا میرا مذہب ہے۔ میں ان کا مقلد ہوں تو سوچیے کہ میں اس معنی میں حنفی کیوں ہوں؟ کیا احناف امام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں؟ سارے حنفی کہیں گے کہ جی! توبہ توبہ ہم تو صرف محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں۔ تو پھر سوچیے! میں محمدی کیوں نہیں بنتا اور کہلاتا؟ میں حنفی کیوں بن بیٹھتا ہوں۔ کیا میری عقل ٹھکانے ہے؟

کہیے! کیا یہ عقل کی بات ہے یا غصے کی بات ہے؟ لیکن دیکھ لو یہ تو کہہ لیا کہ بریلوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نور ہیں۔ میں تو رسول اللہ ﷺ کو نور نہیں مانتا۔ رسول اللہ ﷺ کو بشر مانتا ہوں۔ لیکن میں ہوں حنفی۔ حنفی ہونے کے معنی کیا ہیں؟ حنفی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ میرا مذہب، میرا دین، میرا عقیدہ، میری نماز، میرا روزہ، میرا نکاح، میری طلاق، الغرض میری زندگی کے سارے مسائل وہ ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے پاس (Pass) کیے ہیں۔ تو اس شخص کا محمد رسول اللہ ﷺ پڑھنا بالکل غلط ہو گیا۔ اس کے محمد رسول اللہ پڑھنے کا فائدہ ہی کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو رسول بنایا تھا محمد ﷺ کو۔ تاکہ تم نماز محمدی پڑھو روزہ محمدی رکھو، سارے مسئلے محمدی تسلیم کرو اور ہم بن گئے حنفی۔ سوچیے ہمارا ''محمد رسول اللہ'' کہاں رہا؟

ہماری دعوت کا طرۂ امتیاز:

میرے بھائیو! سب مولوی کہتے ہیں۔ ساری مسجدوں کے خطباء یہی کہتے ہیں کہ لوگو! جھوٹ نہ بولو۔ لوگو! چوری نہ کرو۔ لوگو! چغلی نہ کرو۔ لوگو! رشوت نہ کھاؤ۔ لیکن ہمارا طرۂ امتیاز (Preferential Quality) یہ ہے کہ ہم جو آپ کو دعوت دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ لوگو! اپنا مذہب درست کرو۔ وہ ساری باتیں جو دوسرے علماء بیان کرتے ہیں وہ ہم بھی بیان کرتے ہیں لیکن ایک بات جو اور کوئی نہیں بیان کرتا وہ ہم بیان کرتے ہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگو! سب سے پہلے اپنا مذہب درست کرو۔

اگر ایک آدمی سچ بولے اور جھوٹ نہ بولے، حلال روزی کمائے اور چوری نہ کرے اور زبان کی حفاظت کرے اور چغلی نہ کرے، پاکدامنی کی زندگی گزارے اور زنا نہ کرے ، جائز کمائی سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالے اور رشوت نہ لے۔ الغرض کوئی برا کام نہ کرے۔ لیکن مذہب غلط ہو۔ اللہ کو ہر جگہ کہے، ہر ایک میں کہے، لامکان کہے، اور پھر نبی کو نور من نور اللہ مانے یا اپنا رسول کسی امام کو بنالے۔ پیروی کسی امام کی کرے، اس کا سب کچھ ہی بیکار ہے۔ سارا معاملہ ہی چٹ ہو گیا۔ اس کے ان نیک کاموں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

یہ ٹھیک ہے کہ رشوت نہ لینا، چوری نہ کرنا، یہ برائیاں نہ کرنا یہ بہت بڑی خوبی ہے۔ لیکن خوبی کس کے لیے ہے؟ اس کے لیے ہے جو پہلے مسلمان ہو۔ جو مسلمان ہی نہیں تو یہ خوبی کسی کام کی نہیں۔ بعض اچھی صفات تو بعض ہندوؤں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ بعض ہندو جھوٹ نہیں بولتے، بعض ہندو رشوت نہیں لیتے، بعض ہندو خیانت نہیں کرتے اور بعض ہندو حرام خوری نہیں کرتے۔ لیکن عقیدہ و ایمان ٹھیک نہیں تو کوئی فائدہ نہیں؟

میرے بھائیو! سب سے پہلے اپنے مذہب کو پہچانو کہ صحیح دین اور کھرا دین کیا ہے؟ پھر اس پر یقین پیدا کرو۔ جب آپ کو یقین پیدا ہو جائے تو اپنے آپ کو پھر درست کرو، حرام خوری سے بچو، جھوٹ سے بچو، زنا سے بچو۔ عقیدہ وایمان بنیاد ہے۔ جب تک بنیاد صحیح نہ ہو، عمارت بالکل بیکار ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لیے ہم آپ کو سب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اصلاحِ عقیدہ کی دعوت دیتے ہیں۔ ممکن ہے بعض لوگ اکتا جاتے ہوں کہ ہر جمعہ یہی مسئلہ ہوتا ہے، ہر جمعہ یہی بات ہوتی ہے۔

میرے بھائیو! عقیدہ و ایمان تمام اعمال کی بنیاد ہے جیسے سفر شروع کرنے سے پہلے راستے کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ نے راستے کا صحیح علم حاصل نہیں کیا اور سفر شروع کر دیا۔ دیانتداری سے بتایئے! کہ آپ کو صحیح مقام تک پہنچنے کی کوئی امید ہے؟ کوئی امید نہیں۔ جس طرح سفر شروع کرنے سے پہلے راستے کا علم ضروری ہے اسی طرح زندگی کا سفر شروع کرنے سے پہلے، نماز پڑھنے سے پہلے۔ روزہ رکھنے سے پہلے، حج کرنے سے پہلے یہ پہچانو کہ تمھارا مذہب کیا ہے؟ تمھارا راستہ محمدی ہے یا حنفی ہے؟ اگر آپ نے راستے کا علم پہلے نہ حاصل کیا، اگر آپ نے پہلے اپنی بنیاد درست نہ رکھی۔ پہلے اپنے مذہب کو نہ پہچانا تو آپ کی ساری محنتیں اکارت جائیں گی، سب اعمال بے کار ہو جائیں گے۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! یہ بڑی ہی بنیادی چیز ہے جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں۔ اسی لیے میں بار بار اس پر زور دے رہا ہوں۔ یہ صرف میری ہی بات نہیں یہ طریقہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سیکھا ہے۔ تیرہ (۱۳) سال آپ مکہ میں رہے، نہ آپ نے کبھی نماز کا حکم دیا۔ نہ آپ نے کبھی روزہ کے لیے کہا، نہ کسی اور چیز کے لیے کہا۔ سب سے پہلے یہی کہا کہ لوگو! اپنا مذہب اور عقیدہ ٹھیک کرو۔ جب عقیدہ درست ہو گیا تو تھوڑی سی مدت میں ہی سارے مسئلے حل ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اختلافات کی جڑ، اپنے اپنے امام کی تقلید:

میرے بھائیو! ہمارے جتنے اختلافات ہیں ان کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان درست نہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے تو پھر لڑائی تو لازماً ہوگی۔ ایک حنفی ہے اور دوسرا شافعی ہے۔ حنفی کون ہے؟ حنفی وہ ہے جو یہ کہتا ہے میرا امام، امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) ہے۔ شافعی کون ہے ؟ شافعی وہ ہے جو کہتا ہے کہ میرا امام، امام شافعی (رحمہ اللہ) ہے۔ لڑائی تو یہاں سے ہی پیدا ہوگئی۔ ایک کہے گا کہ میرا مسئلہ یوں ہے۔ دوسرا کہے گا کہ میرا مسئلہ یوں ہے۔ ایک کہے گا کہ میرا امام یہ کہتا ہے۔ دوسرا کہے گا کہ میرا امام یہ کہتا ہے۔

دیانتداری سے بتائیے! فساد ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اگر آپ نے اپنا عقیدہ اور مذہب درست کرلیا۔ آپ نے پہلے یہ طے کرلیا کہ میں نے پیروی نہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کرنی ہے۔ نہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کرنی ہے۔ نہ امام مالک رحمہ اللہ کی کرنی ہے۔ نہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کرنی ہے۔ نہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی کرنی ہے۔ نہ ہی کسی اور امام کی کرنی ہے۔ پیروی کے لائق صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب کبھی اختلاف نہیں ہوگا۔ گاڑی درست چلے گی اور بڑے مزے سے چلے گی۔

میرے بھائیو! لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ انتشار کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن...... خوب سن لیجیے! اتفاق کا اگر کوئی سبق پڑھا سکتا ہے۔ اگر اتحاد کی کوئی دعوت دے سکتا ہے تو صرف وہی دے سکتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی دعوت دے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو حنفی بتاتا ہے یا شافعی بتاتا ہے تو وہ افتراق ڈالتا ہے۔ وہ انتشار پھیلاتا ہے۔ وہ مسلمانوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو وہابی کہتا ہے تو وہ بھی پھوٹ ڈالتا ہے، اگر کوئی اپنے آپ کو شافعی کہتا ہے تو وہ بھی پھوٹ ڈالتا ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مالکی کہتا ہے تو وہ بھی پھوٹ ڈالتا ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے تو وہ بھی پھوٹ ڈالتا ہے۔ اہل بیت کی طرف کھینچتا ہے تو وہ بھی مسلمانوں کے درمیان فرقہ واریت پیدا کرتا ہے۔ یا اپنے کسی بڑے بزرگ کی طرف کھینچتا ہے تو وہ بھی مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا کرتا ہے۔ اتحاد و اتفاق کی دعوت صرف وہ دیتا ہے جو صرف اور صرف محمد ﷺ کی اتباع و اطاعت کی طرف بلاتا اور کھینچتا ہے۔

فرقہ واریت کا حل اور ایک مثال سے وضاحت:

تین ، چار یا پانچ بھائی آپس میں لڑ رہے ہوں۔ کوئی مخلص، خیر خواہ یا ہمدرد آ جائے۔ آ کر پوچھے گا: ارے! تمھارا باپ ہے؟ اگر وہ کہیں کہ نہیں ہمارا باپ واپ (زندہ) نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد وہ کہے گا کہ بتاؤ تمھارے خاندان کا کوئی اور بڑا ہے جو سب کے لیے کامن ہو۔ مثلاً چچا، تایا، ماموں وغیرہ۔ لیکن پہلے تو باپ کا ہی پوچھے گا۔ اگر وہ لڑنے والے بھائی کہہ دیں کہ جی ہاں! ہمارا باپ (زندہ) ہے تو آنے والا مخلص اور ہمدرد یہی کہے گا کہ تم کتنے پاگل ہو، کتنے بے وقوف ہو؟ کیوں لڑتے ہو۔ جاؤ! باپ کے پاس چلے جاؤ۔ جو وہ فیصلہ کر دے وہ مان لو۔ کیونکہ باپ کے لیے سب برابر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو فیصلہ تمھارا باپ کر دے وہ منظور کر لو۔

میرے بھائیو! مسلمانوں کے لیے اتحاد کا یہی سبق ہے کہ اگر تم مسلمان ہو اور تمھارے باپ محمد ﷺ ہیں تو تم کیوں ادھر ادھر جاتے ہو۔ محمد ﷺ کے پاس آ جاؤ۔ جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ فیصلہ کردیں وہ مان لو۔سب کا اتحاد اور اتفاق ہو جائے گا اور فرقے ختم ہو جائیں گے۔ پھوٹ جاتی رہے گی اگر ہم اپنی اپنی جگہ ڈٹے رہیں۔کوئی کہے کہ ہم تو حنفی ہی رہیں گے،کوئی کہے کہ ہم تو شافعی ہی رہیں گے،کوئی کہے کہ ہم تو وہابی ہی رہیں گے تو مسلمانوں کا یہ فرقہ پرستی والا فتنہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! محمد ﷺ کی پیروی اختیار کرنے سے سارے اختلافی مسئلے ختم ہو جائیں گے۔بعض بے سمجھ اور بے علم رفع الیدین کے مسئلہ پر جھگڑا کرتے ہیں۔ان سے پوچھیے ! بھائی آپ کون ہیں؟ وہ فوراً کہے گا: میں تو حنفی ہوں۔ ہم تو رفع الیدین نہیں کرتے۔آپ ہمیں رفع الیدین کا مسئلہ دکھائیں۔حدیث میں تو یہ بھی آیا ہے۔حدیث میں تو یہ بھی آتا ہے۔ارے! اللہ کے بندے جب تک آپ حنفی ہیں، آپ کی سمجھ میں رفع الیدین کا مسئلہ کبھی نہیں آئے گا۔ہاں آپ حنفیت چھوڑ دیں اور اللہ کے رسول کے پیچھے آجائیں۔سارا اختلاف فوراً ختم ہو جائے گا۔کہیے! کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے؟

میرے بھائیو! اگر آپ اپنی سلامتی،نجات اور اصلاح چاہتے ہیں تو اس بات کو اور اس دعوت کو قبول کرلو۔ورنہ پھر معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا خطبہ / ایک سوال کا جواب

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا......

کیا کسی نبی یا رسول کی تقلید کرنا جائز ہے؟

سوال: یہ ایک سوال ہے، اس سوال کی زبان اگرچہ بڑی سخت ہے۔ بہرکیف سوال کا جواب تو دینا ہی ہے۔ سوال یہ لکھا ہے کہ غیر مقلدو! جواب دو! کیا تم نبی ﷺ کی تقلید نہیں کرتے؟

جواب: بریلوی اور دیوبندی ہمیں غیر مقلد کہتے ہیں۔ آپ بھی غور سے سن لیں۔ آپ مسلمان ہیں اور یہ تقلید کا لفظ اکثر چلتا ہے۔ ذرا سوچیے! تقلید کسے کہتے ہیں؟ اپنا امام بنا کر اس کی بات ماننا یہ تقلید ہے۔ نبی اور رسول کی تقلید نہیں ہوتی بلکہ اتباع اور اطاعت ہوتی ہے۔ تقلید اس آدمی کی بات ماننے کو کہتے ہیں جس کی بات شرعی دلیل نہ ہو۔ جس کی بات ماننے کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہ دیا ہو۔ اپنی مرضی سے آپ کسی کی بات مانتے ہیں۔ جو وہ کہے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں یہ تقلید ہے۔ ⑭ اس لیے نبی کی تقلید نہیں

---

⑭ تقلید کے اصطلاحی معنیٰ فقہ حنفیہ کی کتب میں ہی یوں درج ہیں۔ بطور مثال کے ایک حوالہ درج ذیل ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتی کیونکہ نبی کی بات ہم اللہ کے کہنے پر مانتے ہیں۔

دیکھیے! تقلید کا لفظ ہی بڑا ڈرٹی (Dirty) ہے۔تقلید کے معنی ہیں گلے میں پٹہ ڈالنا۔ گلے میں رسہ ڈالنا۔ یہ سلوک تو جانوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسانوں کے ساتھ تو نہیں ہوتا۔تو نبی کی اتباع اور اطاعت فرض ہے کیونکہ نبی انسانوں کی خیر خواہی کے لیے بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود اسے ذمہ داری دے کر بھیجتا ہے ۔ اس لیے اس کی اتباع اور اطاعت کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ اس کو تقلید نہیں کہتے ۔ تقلید اس کو کہتے ہیں کہ آپ نے کسی کو اپنا امام بنا لیا۔ وہ اتفاقی طور پر (By Chance) بن گیا یا لوگوں کی دیکھا دیکھی بس بھیڑ چال میں آپ نے کسی کو اپنا امام بنا لیا کہ لوگ فلاں کو امام مانتے تھے لہٰذا میں نے بھی مان لیا۔

مثلاً امام ابوحنیفہ ہیں ۔ لوگ ان کو امام مانتے ہیں ۔ اب جو انہیں امام مانتے

= "التقلید اتباع الانسان غیرہ فِیما یَقُوْلُ أَوْ یَفْعلُ مُعْتقداً الحقیقة فِیهِ مِنْ غَیْرِ نَظْرٍ وَ تَأَمُّلٍ فِي الدَّلِیْلِ کأَنَّ هذَا الْمتَّبِعُ جَعَلَ قَوْلَ الغیرِ اَوْ فِعْلَهٗ قِلَادَةً فِيْ عُنُقِهِ مِنْ غَیْرِ مطالبة الدَّلِیل"

(حاشیه حُسامی بحواله التحقیق فی جواب التقلید از مسعود احمد۔ کراچی)

"تقلید یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کے قول یا فعل کی (اس کی) دلیل میں غور وفکر کے بغیر پیروی کرنا۔اس عقیدہ واعتقاد کے ساتھ کہ جو وہ شخص (امام) کہتا ہے یا کرتا ہے وہ ہی برحق اور درست ہے ۔ گویا کہ اس مقلد نے اس دوسرے شخص کے قول و فعل کا طوق اپنی گردن میں پہن لیا ہے۔ اب وہ (قرآن وحدیث کی کسی شرعی) دلیل کا مطالبہ کر ہی نہیں سکتا۔" (ابو سیاف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں آپ کبھی ان سے پوچھیے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو امام کس نے مقرر کیا تھا؟ یہاں الیکشن ہوتا ہے، امیدوار کھڑے ہوتے ہیں یا اوپر کے عہدے والا کوئی شخص کسی کو نامزد کر دیتا ہے۔

ذرا سوچیے! امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو نامزد بھی کسی نے نہیں کیا اور الیکشن بھی نہیں ہوا۔ لیکن وہ امام بن گئے ہیں۔ آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ آپ میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو شاید آج پہلی دفعہ آئے ہوں۔ ورنہ دیوبندی اور بریلوی بھائی تو ضرور ہوں گے۔

سوچیے! امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو امام کس نے بنایا؟ کیا الیکشن ہوا تھا یا کسی نے نامزد (Nominate) کیا تھا؟ نامزد بھی کسی نے نہیں کیا اور کسی الیکشن میں الیکٹ (Elect) بھی وہ نہیں ہوئے جب ایسا نہیں ہے تو پھر کیسے امام بن گئے۔ اسی طرح سے امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا معاملہ ہے۔

اب دیکھیے! اللہ کے رسول ﷺ کو ہم اپنا امام مانتے ہیں۔ ان کو کس نے امام مقرر کیا؟ کہیے! کوئی شبہ والی بات ہے؟ کوئی شبہ کر سکتا ہے؟ انھیں دین کا امام اللہ رب العزت نے بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہمارا امام کیوں بنایا ہے؟ اس کی وجہ بھی اللہ تعالیٰ خود بیان فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ [آل عمران= ۳: ۳۱، ۳۲]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتاo"

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ساری دنیا کا امام اور دین کا امام اس لیے بنایا ہے کہ ان کی پیروی اختیار کی جائے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾

[آل عمران= ۳: ۱۳۲]

"اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائےo"

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴾ [سورۂ محمد=۴۷: ۳۳]

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کا کہا مانو اور (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے روگردانی کرکے) اپنے اعمال کو برباد نہ کروo"

مذکورہ بالا تین آیات فقط مثال کے طور پر ہی ذکر کی گئی ہیں۔ ورنہ اس موضوع کی آیات واحادیث بکثرت وارد و منقول ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ نہ تو اتفاقی طور پر امام بنے ہیں، نہ لوگوں کی دیکھا دیکھی امام بنے ہیں۔ بلکہ اللہ رب العزت نے انھیں نامزد کیا ہے۔ جب کہ تقلید اسے کہتے ہیں کہ اپنے بنائے ہوئے کسی امام کے پیچھے لگ جانا۔ چونکہ کوئی غیر نبی ہمارا امام نہیں۔ ہم امام صرف محمد ﷺ کو مانتے ہیں۔

ہم جو کسی اور کو امام کہتے یا لکھتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے فن اور اپنے علم میں لیڈنگ پرسنیلٹی (Leading Personality) ہیں۔ مثلاً امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہیں ہم ان کو امام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ منطق، فلسفہ، معانی، بیان، تفسیر، حدیث اور فقہ ان تمام علوم وفنون میں وہ چوٹی کے عالم تھے۔ اس معنی میں ان کو امام کہہ دیا۔ اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ حدیث کے امام ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ بھی حدیث کے امام ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فقہ کے امام ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فقہ کے امام ہیں۔ امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ حدیث اور فقہ دونوں کے امام ہیں۔ جب کہ دین کا امام جس کی اطاعت اور پیروی ہوتی ہو اس معنی میں ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔ اس اعتبار سے ہمارے امام صرف اور صرف محمد ﷺ ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کو بھی یہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی اپنا عقیدہ وایمان یہ بنائیں اور اسی میں نجات ہے۔

میرے بھائیو! یہ بڑا ٹھوس، دوٹوک اور واضح عقیدہ ہے۔ ان شاء اللہ اگر اس عقیدے پر آپ کی موت آ گئی تو آپ کی نجات اور کامیابی یقینی ہے۔ آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد آپ یاد کریں گے کہ ہمیں کسی نے یہ عقیدہ پڑھایا اور بتایا تھا۔ یہ خیال اپنے دل سے کلیتًا نکال دیں کہ ہمارا کوئی اپنا بنایا ہوا امام ہے۔ جس کی ہم پیروی کرتے ہیں۔ ہمارے امام صرف اور صرف محمد ﷺ ہیں جو اللہ کے بنائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔لہٰذا ان کی تقلید کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ان کی تو اتباع ہو گی۔

غور کیجیے! کبھی اس عقیدے سے پھوٹ نہیں پڑے گی کبھی انتشار نہیں پیدا ہو سکتا۔ ہم سب کے امام صرف محمد ﷺ ہیں۔ان کو اللہ نے امام مقرر کیا ہے کہ لوگو! میں نے اس کو مبعوث کیا ہے۔اس کی پیروی کرو۔اپنے اپنے بنائے ہوئے سب اماموں اور مرشدوں کو چھوڑ دو اس ایک امام اور مرشد کے پیچھے لگ جاؤ۔یہی اتفاق اور اتحاد کی دعوت ہے۔اسی میں ہماری نجات اور کامیابی ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾

[النحل-١٦:٩٠]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دارالاندلس

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور
+92-42-37230549

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
+92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407
E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com